﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۶ جمعۃ المبارک ۱۲/نومبر۱۹۹۹ء شمارہ۴۶

۳/شعبان۱۴۲۰ہجری ☆ ۱۲/نبوت ۱۳۷۸ہجری شمسی

خادموں سے حسن سلوک

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کر کے لائے اور تم اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکو تو کم از کم ایک یا دو لقمے تو اسے کھانے کو دے دو کیونکہ اس نے یہ کھانا محنت سے تیار کیا ہے“۔

(ضحیح بخاری کتاب العتق باب اذا اتاہ خادمہ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتِ ایمان کا حصہ لے۔

”یہ بات بھی بحضورِ دل سن لینی چاہئے کہ قبولِ دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ اُن میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کروانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غناءِ ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلحکاری اور خداپرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے بابِ استجابت کھولا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔

پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور اُن کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغزِ شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں۔ لیکن اگر طالبِ حق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرنے تو وہ اُس راستی اور طلبِ صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ (المائدہ:۲۸) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اُس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (الرعد:۳۲)۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر مُنفك شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے، تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک اُن میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیتِ دُعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتیِ ایمان کا حصہ لے“۔ (ملفوظات جلد اول طبع جدید صفحہ ۶۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقبولیت جو دنیا میں لوگوں کے دلوں میں ڈالی جا رہی ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کی وجہ سے ہے۔

جماعت خدا کے فضل سے سب دنیا میں بہت کامیاب تبلیغ کر رہی ہے

ایک کروڑ کا نظارہ تو آپ دیکھ چکے ہیں۔ دعا کریں کہ اگلے سال خدا دو کروڑ بھی ہم کو دکھائے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۹/اکتوبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۲۹/اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت ۳۰ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰه ......الخ﴾ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں رسول اللہ کی محبت یا خدا کی محبت رسول اللہ کی پیروی سے پہچانی جاتی ہے۔ اس آیت میں فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو پھر اللہ تم سے محبت کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں بعض احادیث نبویہ اور اقتباسات از تحریرات و ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی پیش فرمائے۔ حضور نے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے اوپر درود بھجوانے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ آپؐ نے اس لئے درود کی تحریک فرمائی ہے کہ جو آنحضرتؐ پر درود بھیجتا ہے اللہ اس درود کو اس شخص کی طرف واپس بھیجتا ہے اور اس کا فائدہ درود بھیجنے والے کو ہوتا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ رسول اللہ کو ہمارے درود کی ضرورت ہے۔ بلکہ ہمیں ضرورت ہے کہ آپؐ پر درود بھیجیں۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس میں تین باتیں ہوں وہ اپنے ایمان کی حلاوت کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ اللہ کی خاطر کفر سے نکل آنے کے بعد کفر میں لوٹ جانے کو وہ اتنا ناپسند کرے جتنا وہ آگ میں جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

اسی طرح حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اگر تم واقعی اللہ اور رسول سے محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ وہ بھی تم سے محبت کریں تو اس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولو۔ جب تمہارے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو کبھی خیانت نہ کرو۔ اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرو۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو کہتا ہے کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح پھر وہ آگے دوسرے فرشتوں کو کہتا ہے اور وہ بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور اس شخص کی مقبولیت زمین میں عام کی جاتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس حدیث کو پیش کر کے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقبولیت جو دنیا میں لوگوں کے دلوں میں ڈالی جا رہی ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی اس دعا کا بھی ذکر فرمایا جو نبی کریم ﷺ نے بتائی ہے کہ وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی سنائی کہ ہر وہ اہم کام جو خدا کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ کی انتہائی بزرگ اور محترم خاتون، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی حرمِ محترم

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ انتقال فرما گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت کو بے حد دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی انتہائی بزرگ خاتون لمبا عرصہ اہم خدمات دین بجالانے والی شخصیت حضرت سیدہ امّ متین مریم صدیقہ صاحبہ، حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ (جو جماعت میں چھوٹی آپا کے نام سے معروف تھیں) مورخہ ۳؍نومبر ۱۹۹۹ء کو دن کے گیارہ بج کر بیس منٹ پر ربوہ میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۸۱ سال تھی۔

حضرت سیدہ موصوفہ کئی سال سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ آپ کو ۳۹سال صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ وصدر لجنہ پاکستان کے عہدوں پر خدمات بجا لانے کی سعادت ملی۔

حضرت سیدہ ۱۹۸۹ء تک صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رہیں۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ذیلی تنظیموں کی مرکزیت کا سلسلہ ختم فرمادیا۔ چنانچہ اس کے بعد ۱۹۹۷ء تک آپ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے عہدہ پر فائز رہیں۔

حالات زندگی

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہؒ ۷؍اکتوبر ۱۹۱۸ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے بھائی تھے۔ آپ اپنے والد کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف نے آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ کو خدا تعالیٰ اور اس کے سلسلہ کے لئے وقف کر دیا تھا اور اسی نیت سے آپ کا نام 'مریم' رکھا تھا۔ آپ ۳۰ستمبر ۱۹۳۵ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عقد میں آئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے جلیل القدر صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ایک ہزار روپیہ حق مہر کے ساتھ نکاح کا اعلان فرمایا۔ ۲؍اکتوبر ۱۹۳۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قادیان میں دعوت ولیمہ کا انعقاد فرمایا جس میں قادیان اور دور و نزدیک کے احباب نے شرکت کی۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی زوجیت میں ۳۰سالہ رفاقت کے دوران حضور نے آپ کی خصوصی تربیت فرمائی۔ آپ کی دینی تعلیم کے لئے مختلف اوقات میں قرآن مجید کے درس گھر میں دئے۔ اس طرح سے قرآن مجید کی تعلیم آپ نے حضرت مصلح موعودؓ سے براہ راست حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے دینیات کی تعلیم کی سند علیمہ مجلس تعلیم قادیان سے حاصل کی اور ایم اے عربی کا امتحان شادی کے بعد پاس کیا۔ آپ کی ۸۱ سالہ زندگی اس بات پر گواہ ہے کہ آپ نے تمام عمر خدا تعالیٰ اور اس کے سلسلہ کی بھرپور خدمت کی توفیق پائی اور وقف کے عہد کو خوب نبھایا۔

لجنہ اماء اللہ کی خدمات

حضرت سیدہ نے ۱۹۴۲ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں سیکرٹری جنرل کے طور پر خدمات کا سلسلہ شروع کیا جو ۱۹۵۸ء تک جاری رہا۔ اس طرح سے آپ نے صدر لجنہ کے عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے سولہ سال تک اہم خدمت انجام دی۔ ۱۹۵۸ء میں آپ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منتخب ہوئیں اور خدمات کا یہ شاندار سلسلہ نومبر ۱۹۹۷ء تک جاری رہا۔ اس دوران تقسیم ہندو پاکستان کا دور آیا اور پاکستان میں لجنہ کی از سر نو ترتیب و تنظیم کا کٹھن فریضہ آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اس کے لئے پاکستان کے طول و عرض میں لجنات کے دورے کئے اور ہر شہر اور ہر قصبہ میں لجنہ کی تنظیم کو مستحکم اور فعال بنادیا۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے احمدی مستورات کی بہود کے لئے انڈسٹریل ہوم اور فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا اجراء کیا۔ اس کے علاوہ خواتین کو سائنسی تعلیم دینے کے لئے جامعہ نصرت گرلز کالج میں سائنس بلاک کا اجراء بھی آپ ہی کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔

ڈنمارک و ہالینڈ میں مساجد کی تعمیر

۱۹۶۴ء میں حضرت سیدہ موصوفہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے ۵۰ سال مکمل ہونے پر شکرانہ کے طور پر لجنہ کی طرف سے ڈنمارک میں مسجد بنانے کی تحریک شروع کی اور دن رات محنت کر کے اس کار خیر کو تکمیل تک پہنچایا۔ آج یہ مسجد نصرت جہاں کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے علاوہ ہالینڈ کی مسجد کی تعمیر بھی آپ نے خواتین کے چندوں سے مکمل کروائی۔

جلسہ سالانہ پر خدمات

حضرت سیدہ کی خدمات کا ایک اہم حصہ جلسہ ہائے سالانہ و اجتماعات کے مواقع پر احمدی مستورات کے قیام اور کھانا کھلانے کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ جلسہ گاہ میں خواتین کی تقاریر اور جلسہ کا انتظام، فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے والی خواتین کے انتظامات اور رمضان المبارک میں مسجد مبارک میں معتکفات کا انتظام بھی آپ ہی کے ہاتھ سے احسن طریق پہ انجام پاتا رہا۔

تاریخ لجنہ

حضرت سیدہ کی ایک اہم خدمت تاریخ لجنہ کی تدوین ہے جس کی کئی جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے پچاس سال پورے ہونے پر آپ نے پنجاہ سالہ مجلّہ بھی شائع کیا جو جماعت احمدیہ کی خواتین کی ترقی کی ایک مستند دستاویز ہے۔

جامعہ نصرت کا قیام

حضرت سیدہ ۱۸سال کی عمر میں حضرت مصلح موعودؓ کی زوجیت میں آئیں اس کے بعد امام وقت کی بیگم ہونے کے ناطے سخت مصروفیات کے باوجود آپ نے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور ایف۔ اے، بی۔ اے سے ہوتے ہوئے ایم۔ اے عربی تک پہنچ گئیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے آپ کے ذریعہ خواتین کی تعلیم کے ادارے جامعہ نصرت کا قیام فرمایا اور آپ اس ادارے کی آنریری ڈائریکٹر مقرر ہوئیں۔

حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ خدمت دین میں گزارا۔ ۳۹سال لجنہ کی صدارت اور اس سے پہلے ۱۶ سال بطور جنرل سیکرٹری یعنی مجموعی طور پر آپ نے ۵۵سال لجنہ اماء اللہ کے ذریعے تاریخ ساز خدمات انجام دیں۔

غیر ملکی دورے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر کی حیثیت سے آپ کو کئی ممالک کے دوروں پر بھی جانے کا موقع ملا چنانچہ آپ نے یورپ اور افریقہ کے بعض ممالک کے دورے کر کے احمدی خواتین کی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔

اولاد

آپ کے ہاں ایک بیٹی محترمہ امۃ المتین صاحبہ تولد ہوئیں جو جامعہ احمدیہ کے پرنسپل محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کی اہلیہ محترمہ ہیں۔

۴؍نومبر بروز جمعرات آپ کی نماز جنازہ مسجد مبارک ربوہ میں ادا کی گئی جس میں کثرت سے احباب و خواتین شامل ہوئیں۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ۵ نومبر کے خطبہ جمعہ میں آپ کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ وعصر کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

ادارہ الفضل اپنی طرف سے اور جملہ قارئین الفضل انٹرنیشنل کی طرف سے اس جماعتی سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترمہ سیدہ امۃ المتین صاحبہ، محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر اور تمام افراد خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی جاری کردہ نیکیاں ہمیشہ زندہ رکھے اور جماعت کو آپ کی دعاؤں کی برکات مسلسل پہنچتی رہیں۔ آمین

شبِ غم بھی ہنس کے گزار دی

وہ جو گرد سی تھی جمی ہوئی، وہ جبیں سے ہم نے اتار دی
شبِ غم اگرچہ طویل تھی، شبِ غم بھی ہنس کے گزار دی

تیری عظمتوں کا جواب کیا، تیری رحمتوں کا حساب کیا
انہیں جنتوں کی نوید دی، جنہیں شانِ صبر و قرار دی

بھلا کیوں بقائے دوام کو، نہ ہو ناز اُن کے وجود پر
وہ جنہوں نے جان سی عزیز شے بھی تیرے حبیبؐ پہ وار دی

ہے تری عطا، ہے ترا کرم، کہ تری نظر میں ہیں محترم
دیا تو نے ضبط کا حوصلہ، ہمیں تو نے غم کی سہار دی

کبھی یوں بھی لیتے ہیں امتحاں کہ لٹاؤ دولتِ جسم و جاں
کبھی یوں بھی کرتے ہیں وہ کرم، طلب ایک شے کی ہزار دی

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں، جو چراغ ہم نے جلائے تھے
کبھی لو ذرا سی جو کم ہوئی، تو لہو سے ہم نے اُبھار دی

وہی ٹھہرے موردِ کفر بھی، جنہیں دین جاں سے عزیز تھا
وہی خار بن کے کھٹک رہے ہیں، جنہوں نے فصلِ بہار دی

میرے زخم جس میں نہاں رہے، میرا درد جس میں چھپا رہا
میرے چارہ گر تیرا شکریہ، وہ قبا بھی تُو نے اتار دی

نہیں کوئی اب سرِ رہگزر، چلے آئیں راہرو بے خطر
جو شبِ ستم تھی دھواں دھواں، وہ لہو سے ہم نے نکھار دی

ذرا دیکھ ثاقبِ بے نوا، یہ اُسی نگاہ کا فیض ہے
تیری رُو سیاہی کو دھو دیا، تیری عاقبت تو سنوار دی

(ثاقب زیروی)

اس وقت اس زمانے کی فتح کے لئے الفرقان کا عطا ہونا ضروری ہے

آج جو اتنا عظیم الشان غلبہ احمدیت کو نصیب ہو رہا ہے یہ وہم ہے بعض لوگوں کا کہ ہماری کوششوں سے ہم کو مل رہا ہے۔ سو فیصد بلا شک یہ مسیح موعودؑ کی وہ روح القدس بول رہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کو عطا ہوئی تھی

اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۳/اگست ۱۹۹۸ء
بمطابق ۲۳/ظہور ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ منہائم جرمنی۔ برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا﴾
(سورۃ الفرقان آیت ۱ تا ۳)

آج کے خطاب کے لئے میں نے سورہ الفرقان کی اس مرکزی آیت کو چنا ہے جس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو الفرقان عطا کرنے کا اس رنگ میں وعدہ ہے کہ اس سے پہلے کبھی کسی کو ایسی الفرقان عطا نہیں کی گئی۔ اور اس آیت کے ترجمہ سے خود بخود یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آنحضور ﷺ سے پہلے تمام جہانوں کو ڈرانے والا کوئی آیا ہی نہیں۔ پس وہ وجود جس نے تمام جہانوں کو ڈرانا تھا لازم تھا کہ اس کی فرقان بھی تمام جہانوں کی خاطر ہو اور اسے سب جہانوں پر ایک امتیاز عطا کرے۔ چنانچہ اس آیت کے معاً بعد فرمایا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ خدا جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو فرقان عطا فرمائی ہے یہ وہی خدا ہے جس کی بادشاہت آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی ہے۔ تمام جہانوں کا بادشاہ ہے اور وہ ہے وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ یعنی اس کی یکتائی کا دعویٰ اس شان سے کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ ہی جس مذہب کے نام پر اسلام کی مخالفت ہونی تھی اس کا بھی ذکر فرمادیا گیا یعنی بالآخر اسی رسول کی فتح ہوگی اور اسی مذہب کی فتح ہوگی جو توحید کامل کا علمبردار ہے اور اس کے سوا کسی کو خدا کا قریبی یا بیٹا تسلیم نہیں کرتا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اور اس پہلو سے اپنی ملکیت میں، اپنی بادشاہت میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔ ہاں خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ یہ درست ہے کہ اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے۔ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا اور اسے ایک انتہائی دلکش تقدیر میں ڈھالا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو انسانی پیدائش ہی نہیں بلکہ زندگی کی پیدائش پر غور کرتے ہیں ان کو معلوم ہے اس بات کے وہ گواہ ہیں کہ جس حیرت انگیز ہیئت ترکیبی کے ساتھ زندگی کو پیدا کیا گیا ہے اسے آج تک سائنس دان سمجھ نہیں سکے۔ وہ اس کو کسی حد تک پہچانتے ہیں لیکن بالآخر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ کیسے یہ واقعہ ہوا، اسے ہم سمجھنے سے کلیتاً عاری ہیں۔

پس یہ الفرقان، سورۃ الفرقان کی وہ چند آیات ہیں جن میں حضرت محمد ﷺ کا تعارف کروایا گیا۔

اَلْفُرْقَان کے مضمون پر جب میں نے قرآنی آیات سے غور کیا تو معلوم ہوا کہ اَلْفُرْقَان کا ذکر اس سے پہلے حضرت موسیٰؑ کی تعلیم میں بھی ملتا ہے اور وہ تعلیم جو حضرت عیسیٰؑ کو دی گئی اس میں بھی ملتا ہے۔ اور قبل ازیں کے انبیاء کے تعلق میں اَلْفُرْقَان کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ تو شروع میں تو مجھے تعجب ہوا مگر اس تعجب کے نتیجے میں میں ان آیات کو بہتر سمجھنے کے قابل ہو گیا۔ کیونکہ وہ اَلْفُرْقَان جو آنحضرت ﷺ سے پہلے موسیٰؑ اور ہارونؑ اور عیسیٰؑ کو عطا کی گئی تھی اِس فرقان میں اور اِس سے پہلی فرقان میں جو دیگر انبیاء کو عطا کی گئی، فرقان تو نہیں دی گئی مگر فرق جو عطا کیا گیا، اُس میں ایک بنیادی فرق تھا۔ چنانچہ اس فرق پر غور کرنے کی مجھے توفیق ملی اور اپنی سوچ کا ماحاصل میں آج آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ آج کا میرا مضمون اَلْفُرْقَان ہے۔ اور اس غرض سے میں نے یہ مضمون چنا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں جماعت جرمنی کو بھی وہی فرقان عطا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ یہ مضمون آگے بڑھے گا آپ لوگوں کو یہ بات سمجھ آتی چلی جائے گی کہ **اِس وقت اِس زمانے کی فتح کے لئے اَلْفُرْقَان کا عطا ہونا ضروری ہے۔**

وہ آیات جن میں حضرت موسیٰؑ اور پہلے انبیاء کو فرقان دینے کا ذکر ہے ان میں سے ایک سورۃ البقرہ کی آیت ۵۴ ہے: "وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ یعنی جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان عطا فرمائی تا کہ تم لوگ ہدایت پاؤ۔ (سورۃ البقرہ: ۵۴)

پھر فرمایا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان عطا کی وَضِيَاءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ وہ ایک نور تھا، ایک روشنی تھی اور متقیوں کے لئے ایک بڑا ذکر تھا۔ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ۔ وہ کون متقی ہیں۔ جو غیب میں اللہ سے ڈرتے ہیں اور قیامت کی گھڑی سے خوف کھاتے ہیں کہ اس گھڑی ان کو جواب دہی کرنی ہوگی وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ اور یہ مبارک ذکر ہے جسے ہم نے اتارا۔ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (سورۃ الانبیاء: ۴۹ تا ۵۱) پس کیا تم اس ذکر کا انکار کردو گے۔

پھر سورۃ آل عمران کی آیات ۴، اور ۵ میں بھی فرقان ہی کا مضمون ہے۔ فرمایا "نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ"۔ پہلے موسیٰ کے ساتھ ہارون کو شامل کیا گیا تھا مگر دونوں کو ایک ہی کتاب ملی تھی۔ اب توراۃ کے ساتھ انجیل کو شامل فرما دیا گیا۔ "وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ"۔ وہ اس سے پہلے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب تھیں اور فرقان عطا فرمائی، فرقان نازل کی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ. وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے اور اللہ بہت غالب، ہر غالب سے بڑھ کر اور ذوانتقام ہے اور انتقام لینے والا ہے۔

یہی فرقان جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرمائی گئی اسی فرقان کا آپ کے غلاموں سے بھی وعدہ ہے۔ چنانچہ فرمایا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہارے لئے فرقان بنا دے گا۔ وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ اور اس فرقان کے نتیجے میں تمہاری برائیاں دور فرما دے گا۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور تمہیں بخش دے گا وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جب وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا تیرے بارے میں طرح طرح کے مکر کرتے ہیں لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ تا کہ تیرے پاؤں اکھیڑ دیں یعنی اس تعلیم سے تیرے پاؤں اکھیڑ دیں جس پر تو قائم ہے اَوْ يَقْتُلُوْكَ یا تجھے قتل کر دیں اَوْ يُخْرِجُوْكَ یا تجھے اپنے وطن سے نکال دیں وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ۔ وہ بھی مکر کرتے تھے، تدبیریں کرتے تھے اور اللہ نے بھی تدبیر کی وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ اور اللہ ہر تدبیر کرنے والے سے بہتر ہے۔ (سورۃ الانفال: ۳۰، ۳۱)

یہ تو وہ آیات ہیں جن میں اَلْفُرْقَان کا ذکر ہے لیکن سب سے پہلے میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ پہلے انبیاء کو بھی تو غلبہ عطا ہوا پھر ان کے لئے لفظ فرقان کیوں نہ استعمال ہوا۔ اس مضمون پر جب آپ غور کریں اور تاریخ انبیاء پر نظر ڈالیں تو جہاں تک غلبہ کا تعلق ہے اس کا آیت فرقان سے نہیں بلکہ اس آیت سے تعلق ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۔ (سورۃ المجادلہ آیت ۲۲) کہ اللہ نے یہ فرض کر رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ پس جہاں تک غلبہ کا تعلق ہے فرقان میں اس کے علاوہ بھی کچھ معنے ہیں۔ اور یہی بات آپ کو فرقان کو سمجھنے کے لئے سمجھنا ضروری ہے۔ اس سے پہلے دیکھیں کوئی بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو خدا تعالیٰ نے اس کے غیر پر مکمل غلبہ نہ عطا فرمایا ہو۔ حضرت نوحؑ کو دیکھیں کہ ان کی خاطر ایک پوری قوم کی صف لپیٹ دی گئی اور حضرت نوح بالآخر غالب رہے اور کوئی ان کو مغلوب نہ کر سکا۔ یہی حال دیگر انبیاء کا تھا مگر ان کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ ان کو فرقان عطا کی گئی۔

پس اس مضمون پر کیونکہ مجھے فکر کی دعوت ملی اور مزید کھوج لگانے کی توفیق ملی اور میں نے غور کر کے معلوم کیا کہ حضرت موسیٰؑ سے فرقان کا ذکر اس لئے چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو محض غلبہ ہی عطا نہیں کیا گیا بلکہ جیسا کہ فرقان لفظ میں داخل ہے ایسی کھلی کھلی روشن دلیل عطا کی گئی جیسے دن چڑھ جائے، صبح طلوع ہو چکی ہو۔ اور فرقان کا ایک بنیادی معنیٰ تمام اہل لغت یہی بیان کرتے ہیں کہ **فرقان اس صورت حال کا نام ہے جب کہ اندھیروں سے صبح کا سورج طلوع ہو رہا ہو اور ایسا روشن ہو کہ وہ لازماً سب پر ظاہر اور ثابت ہو جائے کہ اب وقت بدل گیا، اندھیروں کا زمانہ لد گیا، اب روشنی کا وقت شروع ہو رہا ہے۔**

یہ صورت حال حضرت موسیٰ سے پہلے انبیاء کو عطا نہیں ہوئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی زندگی پر آپ غور کر کے دیکھیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایسی فرقان عطا کی ہے جس سے آپ کی قوم کو حقیقت میں سمجھ آگئی تھی کہ ہے یہ سچا اور اس سے مفر نہیں کہ اس کی سچائی کو تسلیم کر لیں۔ البتہ اس پر ایمان لا کر اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق ان کو نہیں ملی۔ یہ صورت حال اس مقابلے سے واضح ہوتی ہے جو آپ کا اور فرعونِ مصر کے اکٹھے کئے ہوئے جادوگروں کا تھا۔ فرقان اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ جادوگر جن کو فرعون نے کہا تھا کہ یہ تمہارا بڑا ہے اسی نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ وہ جادوگر حضرت موسیٰؑ کا معجزہ دیکھ کر سجدہ ریز ہوتے ہوئے گر پڑے اور فرعون کی اس تعلّی اور اس دعوے کا کھلم کھلا انکار کر دیا۔ جو کچھ انہوں نے دیکھا وہ فرقان تھا۔ وہ ایسا نشان تھا کہ اس کے بعد اس کا کسی اور چیز سے اشتباہ باقی ممکن ہی نہیں تھا۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل پر جو جادوگر اکٹھے کئے گئے تھے انہوں نے مصنوعی طور پر رسیوں اور سوٹیوں کو چلتا پھرتا ہوا گویا سانپوں کی طرح ہلتا ہوا دکھایا اور حضرت موسیٰ نے اس سے خوف کھایا، وہ ڈر گئے اور پیچھے ہٹنے لگے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی وحی ان پر نازل ہوئی اور اس وحی سے حضرت موسیٰ کو حوصلہ ملا اور فرمایا کہ اپنا سونٹا پھینک وہ جو کچھ جھوٹ انہوں نے بنایا ہے اس کو نگل جائے گا۔ پس جادوگر سب سے زیادہ سمجھتے تھے کہ جس شخص پر ایک دفعہ ان کی ذہنی قوت کا اثر پڑ چکا ہو وہ اس اثر سے باہر نہیں آسکتا اور وہ خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ موسیٰ پر اثر پڑا تھا، تمام حاضرین پر اثر پڑا تھا اور وہ تمام کے تمام ان کی بالا ذہنی قوت سے متاثر ہو گئے تھے۔ پھر وہ کیا بات تھی کہ جب موسیٰ نے سونٹا پھینکا تو ان کا ذہنی غلبے کا اثر نہ صرف موسیٰ سے غائب ہو گیا بلکہ تمام حاضرین سے غائب ہو گیا۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جو اس سے پہلے جادوگروں نے کبھی اپنی زندگی میں ملاحظہ نہیں کیا تھا۔ اس قوت اور شدت کے ساتھ انہوں نے موسیٰ کو حق پر پایا کہ بے اختیار سجدہ کیا اور اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ اگر فرعون چاہے تو ان کو دائیں اور بائیں ہاتھ اور پاؤں سے کاٹ کر ہمیشہ کے لئے مفلوج کر دے، چاہے تو انہیں پھانسی پر لٹکا دے مگر جس حق کو انہوں نے دیکھ لیا ہے اب اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں۔

تو **فرقان کا ایک معنی** وہ ہے کہ حق اس طرح روشن ہو جائے، اس طرح طلوع ہو جائے کہ اس سے انکار کی کسی قسم کی کوئی گنجائش نہ رہے بلکہ اسے تسلیم کرنے کے نتیجے میں دنیا کی طرف سے جو بھی سزا وارد کی جائے انسان وہ سزا قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ یہ واقعہ آپ تاریخ انبیاء میں تلاش کریں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ پس غلبہ تو عطا ہوا۔ لیکن فرقان عطا نہیں ہوا اور فرقان کا زمانہ حضرت موسیٰؑ سے شروع ہو کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک ترقی پذیر ہے۔ یہاں تک کہ بالآخر وہ وجود آیا جسے سب دنیا کے لئے فرقان بنا کر بھیجا گیا، جس کو سب دنیا کے لئے فرقان عطا ہوئی۔

اس مضمون کو مختصراً سمجھا کر اب میں آپ کے سامنے **اہل لغت کے تبصرے لفظ فرقان کے متعلق** بیان کرتا ہوں۔ فرقان کے متعلق اہل لغت کہتے ہیں کہ یہ لفظ تو بنیادی طور پر فرق ہی سے نکلا ہے۔ فرق کا مطلب ہے ایک کو دوسرے سے الگ کر دینا، کھرے کھوٹے میں تمیز کر دینا۔ مگر وہ کہتے ہیں اَلْفُرْقَان اَبْلَغُ۔ اَلْفُرْقَان ایسی تفریق کو کہتے ہیں جس سے بڑھ کر تفریق ممکن ہی نہ رہے اور جب تفریق اپنی انتہا کو پہنچ جائے یعنی اس سے منہ موڑنا کسی کے بس میں نہ رہے اس کو اَلْفُرْقَان کہتے ہیں۔ اس مضمون کو دوسرے اہل لغت بھی تفصیل سے بیان کرتے ہیں لیکن بنیادی بات وہی ہے جو میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ **الفرقان عام فرق سے بڑھ کر ایک ایسے فرق کو کہا جاتا ہے جسے دوسرے دیکھ سکیں، پہچان سکیں اورپھر اگر انکار کریں تو اپنے انکار کے کلیتاً ذمہ دار ہوں۔** چنانچہ یَوْمُ الْفُرْقَان کے متعلق اہل لغت کہتے ہیں کہ وہ دن مراد ہے جس دن حق و باطل کے درمیان مقابلہ ہو اور حق کو باطل پر اتنی نمایاں فتح ہو جائے کہ اس کی فتح میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔

مفردات امام راغب میں **فرقان سے مراد نور بھی لیا گیا ہے** اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے اہل لغت صبح سویرے نور کے تڑکے کو فرقان کہتے ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے واضح ہوگا فرقان کا معنی ایک نور ہے جو حقیقت میں ہر نبی کو ملا مگر اس شان سے نہیں ملا جس شان سے حضرت موسیٰ اور بعد میں آنے والے نبیوں کے سلسلے کو عطا ہوا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ نور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ملا۔

اہل لغت کی اور بھی بہت سی آراء ہیں جن کو میں چھوڑ رہا ہوں۔ اور اس مرکزی نکتہ کو کھولنا چاہتا ہوں کہ پہلے فرقان میں جو موسیٰؑ کو عطا ہوئی یا حضرت ہارونؑ کو عطا ہوئی یا حضرت عیسیٰ کو عطا ہوئی اور اس فرقان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا ہوئی ایک بہت نمایاں فرق ہے۔ جو فرقان پہلوں کو عطا ہوئی تھی وہ ان کی ذات کے متعلق تو گواہ تھی کہ ان کو غیر معمولی قدرتوں سے نوازا گیا ہے، غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا گیا ہے۔ یہ اللہ کے ایسے پاک بندے ہیں جن کی خاطر معجزات رونما ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھیوں اور ان کے غلاموں میں وہ اعجاز کا سلسلہ جاری کرنے میں وہ انبیاء کامیاب نہ ہوئے۔

اور پہلی دفعہ دنیا میں وہ واقعہ گزرا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس فرقان کو محض اپنے تک محدود نہ رکھا بلکہ اپنے ساتھیوں میں بھی یہ فرقان جاری کر دی۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھی دیکھیں جب ابتلا کا وقت آیا تو انہوں نے ان کو اور حضرت ہارونؑ کو مخاطب کر کے کہا کہ جاؤ تم دونوں اپنے رب کی خاطر لڑتے پھرو ہم تو یہیں بیٹھ رہیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کو فرقان عطا ہو چکی ہوتی اور وہ یہ بات کرتے۔ لیکن اس کے برعکس جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ اسی قسم کا ایک واقعہ پیش آیا تو اس سے بڑھ کر ابتلا تھا جو موسیٰ کی قوم کو پیش آیا تو ان میں سے جن کو خدا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے فرقان عطا فرمائی تھی انہوں نے کھڑے ہو کے کہا کہ اے ہمارے آقا! اگر ضرورت پیش آئے اور خطرہ ہو تو خدا کی قسم! ہم تیرے آگے بھی لڑیں گے اور تیرے پیچھے بھی لڑیں گے، تیرے دائیں بھی لڑیں گے اور تیرے بائیں بھی لڑیں گے۔ خدا گواہ ہے کہ ممکن نہیں کہ دشمن تجھ تک پہنچ جائے مگر ہماری لاشوں کو روندتا ہوا اس کو ایسا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم اگر آپ ہمیں کہیں کہ سمندر میں گھوڑے دوڑا دو تو ہم سمندر میں گھوڑے دوڑا دیں گے اور اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کریں گے کہ ہمارا کیا انجام ہوتا ہے۔ دیکھو موسیٰؑ کے ساتھ کتنا بڑا فرق ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر سے بچا دیا قوم کو اور محض آپ کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے قوم کو بچایا اور فرعون پر غلبہ عطا کیا لیکن اس کے باوجود وہ قوم سمندر کی لہروں سے مسلسل ڈرتی رہی، فرعون سے ڈرتی رہی اور پار اترنے کے باوجود اس خطرے کا اظہار کیا کہ اے موسیٰ فرعون اور اس کے ساتھی ہمیں آپکڑیں گے۔ لیکن سمندر سے نکلنے کا سوال نہیں محمد رسول اللہ کے غلاموں نے کہا کہ تو ہمیں حکم دے تو سمندر میں چھلانگیں لگا دیں گے۔ پس یہ عجیب فرقان ہے کہ جو باقیوں سے بھی ایک تمیز کر رہی ہے اور تمام انبیاء سے یہ فرقان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں تمیز کر رہی ہے۔ اور ایسی فرقان ہے جو آپؐ کے غلاموں کو بھی عطا ہوئی تھی اور مقدر تھا کہ ہو اور واقعۃً تاریخ اسلام گواہ ہے کہ یہ فرقان ان کو عطا کی گئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرقان کے تعلق میں اسی نور کا ذکر کرتے ہیں جس کا میں نے امام راغب کے حوالے سے ذکر چھیڑا تھا۔ آپؐ کی یہ دعا تھی:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُوراً وَفِی بَصَرِی نُوْراً وَ فِی سَمْعِی نُوْراً وَ عَنْ یَمِیْنِی نُوراً وَ عَن یَسَارِی نُوراً وَ فَوْقِی نُوراً وَ تَحْتِی نُوْراً وَاَمَامِی نُوْراً وَخَلْفِی نُوراً وَ عَظِّمْ لِی نُوراً۔

یہ بخاری کتاب الاحکام سے حدیث لی گئی ہے۔ عرض کرتے تھے خدا کے حضور کہ اے اللہ میرے دل میں نور رکھ دے، میری نظر میں نور رکھ دے، میری شنوائی میں نور رکھ دے، میرے دائیں طرف نور رکھ دے، میرے بائیں طرف نور رکھ دے اور میرے قدموں کے نیچے نور رکھ دے، میرے آگے آگے نور چلے اور میرے پیچھے پیچھے نور چلے اور میرے لئے اس نور کی عظمت دل میں پیدا کر۔

اب یہی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کو بھی نصیب ہوئی۔ آپ کے آگے آگے نور دوڑتا تھا، آپ کے پیچھے پیچھے نور چلتا تھا اور قطعی احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہؓ نے رات کے اندھیروں میں اس نور کو گویا آنکھوں کے سامنے چمکتا ہوا دیکھا۔ اور اس نور سے، وہ اس کی نور کی نظر سے اپنا رستہ تلاش کرتے رہے۔ پس وہ صحابہؓ جو آپ کے دائیں بھی تھے اور بائیں بھی تھے، سامنے بھی تھے اور پیچھے بھی تھے اور آپ کے سر پر ایک قسم کا سایہ کئے ہوئے تھے کہ کوئی آسمانی آفت نہ ٹوٹے مگر ان پر ٹوٹے، رسول اللہ پر نہ ٹوٹے۔ اور آپؐ کے قدموں کی خاک کی طرح اس کے نیچے بچھے ہوئے تھے۔ یہ سب نور تھے جو اس دعا کی مقبولیت کا نشان تھا جو میں نے آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پڑھ کر سنائی ہے۔ صحابہؓ کو جس شان سے خدا تعالیٰ نے نور بخشا جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے اس سے پہلے، رسول اللہ سے پہلے کبھی یہ واقعہ نہیں گزرا کہ کسی نبی کے صحابہ کو اس طرح کی فرقان عطا ہوئی ہو۔ اس کے ذکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہ".

(ترمذی ابواب التفسیر)

"مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے"۔

پس قطعی گواہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اپنے غلاموں کے حق میں یہ ہے کہ میرے غلاموں کو خدا نے وہ نور عطا کیا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں اور جب خدا کے نور سے کوئی دیکھے تو اس کی فراست سے ڈرو کیونکہ اس کو تم کوئی دھوکہ نہیں دے سکتے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایسی مثالیں فرقان کی پیش کروں گا جس قسم کی مثالیں آپ کی ذات میں زندہ ہونی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا"۔

یہ وہ فرق ہے جو آپ کو اپنے میں اور اپنے غیروں میں پیدا کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر یہ فرق پیدا نہ ہوا تو ہماری ساری جدوجہد کا کوئی بھی ماحصل نہیں ہوگا، کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

"وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا"۔ یہ وعدہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس یقین کی بنا پر کہ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"۔ چونکہ صحابہ کو نور عطا کیا گیا تھا۔ اس لئے تمہیں بھی وہ نور عطا کیا جائیگا۔ کیونکہ میرے ذریعہ اس زمانے کے لوگوں کو پرانے زمانے میں پیدا ہونے والے صحابہ سے ملایا جانا تھا۔ "وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے"۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

صدقات، دعا اور خیرات سے ردّ بلا ہوتا ہے

جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۸/ اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۸/ اخاء ۱۳۷۸ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم-

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ فَيَأْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ -(سورة التوبه آیت ۱۰۴)

کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جیسا دعاؤں پر انسانی یقین کو کامل کیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس سے پہلے کسی نبی نے دعا کے مضمون کو اس زور اور قوت سے چھیڑا ہو۔ اور یہ تو بہر حال سب کا ایمان ہے کہ ہر نبی کا ہتھیار دعا ہی ہوتا تھا۔ بعد کے لوگوں نے مضمون کو بگاڑ دیا اور کچھ کا کچھ سمجھ لیا مگر ہر نبی کا اصل ہتھیار دعا تھا۔ لیکن جب اور نبیوں کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے مقابلہ کیا جائے تو بہت بڑا فرق دکھائی دیتا ہے اس سلسلے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ذوالنون (حضرت یونس) نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی وہ یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اس دعا کو جو بھی مسلمان کسی ابتلاء کے وقت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقدالتسبیح بالید)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قضاء و قدر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے۔ اور عمر کو صرف نیکی ہی بڑھا سکتی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب القدرباب ما جاء ولا یرد القدرالا الدعاء)

اب یہ جو دوسرا فقرہ ہے اس کی تشریح آگے مل جائے گی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمائی ہے۔ اصل میں عمر تو جو مقدر ہے اس سے آگے نہیں جا سکتی مگر اس مقدر سے پہلے لوگ اپنی غلطی کی وجہ سے، دوسروں کی غلطی کی وجہ سے حادثات کے نتیجہ میں فوت ہوتے ہی رہتے ہیں تو قضاء و قدر کا ایک آخری کنارہ ہے جیسے کوئی پُل بنانے والے پُل تعمیر کرتے ہیں تو اس کی تاریخ لکھ دیتے ہیں کہ اس تاریخ کو یہ پل دوبارہ تعمیر ہونا چاہئے یا اس کی مرمت ہونی چاہئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کی قضاء و قدر مقرر فرما رکھی ہے۔ آخری مدت کو کوئی نہیں ٹال سکتا لیکن اس سے پہلے مرنے کے بے انتہا امکانات ہیں اور ان امکانات کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمر کو نیکی ہی بڑھا سکتی ہے۔ اب یہاں نیکی سے مراد کیا ہے؟۔ دراصل وہ لوگ جو دوسروں سے نیکی کرتے ہیں اور ان کی بھلائی کرتے ہیں اور گویا عملاً ان کی خاطر زندہ رہتے ہیں وہی ہیں جن کی عمر کو آخری حد تک بڑھایا جا سکتا ہے اگر اللہ یہ چاہے۔

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی اور دعا کے علاوہ تقدیر الٰہی کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔ اور انسان یقیناً اپنی خطاؤں ہی کی وجہ سے جو وہ کر چکا ہوتا ہے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجه مقدمه باب فی القدر)

اب سے رزق سے محروم کیا جانا ایک مشکل مضمون ہے، اس کو میں اس وقت چھوڑتا ہوں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا ورنہ دنیا میں بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کے بے خدا لوگ، گندے، دہریہ، دنیا پرست رزق سے محروم دکھائی نہیں دیتے۔ تو یہاں رزق کے مضمون کو میں خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں مگر اس وقت خطبے کا وقت اجازت نہیں دیتا کہ تفصیل سے اس میں جاؤں۔ غالباً اس سے پہلے میں کسی خطبے میں یہ بیان کر چکا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔ (سنن ترمذی ابواب الدعوات باب دعوة المسلم مستجابة)

یعنی دعا کا وقت اصل میں آرام کا وقت ہے۔ جب اسے کوئی تنگی نہیں، کوئی مشکل نہیں وہ وقت جو ہے وہ دعاؤں کا وقت ہے۔ ورنہ جب ضرورت پڑے تو اس وقت تو دہریہ بھی خدا خدا کہنے لگ جاتے ہیں اور قرآن کریم میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ اگرچہ اللہ اپنی رحمت سے وقتی طور پر ان کو بچا بھی لیتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل دعا کا مفہوم وہی ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب آسانی کا وقت ہو، آرام کا وقت ہو، اس وقت خدا کو یاد کیا کرو۔ پھر جب تمہارا مشکل وقت آئے گا تو اللہ تمہیں یاد رکھے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کسی کے لئے باب الدعاء کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اسے عافیت طلب کرنا محبوب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آچکا ہو اور اس کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید)

اس میں ایک اور باب رحمت کھول دیا گیا ہے۔ پہلے تو لگتا تھا کہ جب مصیبت پڑ چکے پھر دعا کام نہیں کرتی لیکن اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بسا اوقات اگر اللہ چاہے تو مصیبت پڑنے کے بعد بھی وہ اس کو ٹال سکتا ہے اور یہ اس کی مرضی ہے جس سے چاہے یہ سلوک فرمائے۔

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ہے، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات)

اب اللہ کا شرمانا ایک خاص معنے اپنے اندر رکھتا ہے مگر بندہ جب ہاتھ اٹھا دیتا ہے اس کے

سامنے تو وہ ردّ نہیں کیا کرتا۔

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔ یعنی میں اس اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ تو اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ما جاء فی فضل الصدقۃ)

(اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے لب تر کرنے کے لئے گرم پانی پیا اور فرمایا: بعض لوگوں کا اصرار تھا کہ میں کچھ نہ کچھ گرم ضرور پی لیا کروں بیچ میں یعنی وہاں سے آنا مجھے برا لگتا ہے میں نے کہا ایک دفعہ ایک گلاس میں ڈال دیں جس میں کم ٹھنڈا ہو تو خطبے تک اگر ضرورت پڑے تو میں اس سے لب تر کر لیا کروں گا۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی اپنے پاکیزہ مال سے صدقہ کرتا ہے۔

اب پاکیزہ مال سے صدقہ بہت اہم بات ہے۔ جتنی بھی حرام کی کمائی ہو، دنیاداری کی کمائی ہو اس کا صدقہ ہوتا ہی کوئی نہیں۔ خدا گندے مال کو قبول کرتا ہی نہیں۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ اسی لئے حضرت رسول اللہ ﷺ کے الفاظ بہت گہرے اور بہت عارفانہ ہیں۔ ایسی شرط ساتھ لگا دیتے ہیں کہ کسی بیوقوف کو دھوکہ پھر لگ ہی نہیں سکتا۔

اور اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ مال ہی کو قبول فرماتا ہے خدائے رحمٰن اسے اپنے داہنے ہاتھ سے لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔ وہ خدائے رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ایسے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنا بچھیرا یا اپنی اونٹنی کا وہ بچہ جو اونٹنی سے الگ کر دیا گیا ہو پالتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزکوٰۃ باب فضل الصدقۃ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ)

یہ وہی مضمون ہے یہ روایت دوسری ہے صرف۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی ابتلاء میں گھرے ہوئے شخص کو دیکھے اور ان الفاظ میں دعا کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ اس ابتلاء سے محفوظ رکھا جس میں تو مبتلا ہے اور اپنی مخلوق کے بہت سے لوگوں میں سے مجھے اپنے فضل کا سزاوار بنایا۔ وہ اس آزمائش میں مبتلا نہ ہوگا۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء ما یقال اذا رأی مبتلی)

بسا اوقات آپ حادثات دیکھتے ہیں، گہرے طور پر متاثر ہوتے ہیں اس وقت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ دعا ایک روشنی کا مینار بن جاتی ہے جو ہر تباہ کرنے والی چھپی ہوئی Rock سے انسان کو بچاتی ہے۔ کوئی پہلو آپ نے نہیں چھوڑا دعا کا جس کے اوپر آپ نے تفصیل سے روشنی نہ ڈالی ہو۔ اب ابتلاء میں گھرے ہوئے لوگ بہت سے ہوتے ہیں مثلاً کوئی بیمار ہے، کسی کو گنگرین ہو گئی، کسی کا کوئی حصہ کاٹنا پڑتا ہے اور ہر انسان اس وقت اگر کسی بیمار کو دیکھے، اس حالت میں دیکھے، اُس وقت دعا کی ضرورت ہے۔ اور یہ دعا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی ہے اس موقع کے لئے تیر بہدف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس ابتلاء سے محفوظ رکھا جس میں تُو مبتلا ہے۔ مجھے اپنے فضل کا سزاوار بنایا۔ تو وہ اس آزمائش میں مبتلا نہیں ہوگا۔

اس ضمن میں اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر دیر ہو گئی تو شاید کچھ حوالے چھوڑنے پڑیں مگر پھر وہ آئندہ کام آ جائیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات، دعا اور خیرات سے ردِّ بلا ہوتا ہے"۔

میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زمانے میں کسی نے دعا پر کامل یقین پیدا نہیں کیا اور آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سچے غلام ہونے کی یہ سب سے بڑی علامت ہے۔ جتنا دعا پہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے زور دیا ہے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زور دیا ہے۔ آپ نے بھی سنا ہوگا غیر احمدیوں کو کبھی کہ دعا کرو تو کتنے کھوکھلے، ہلکے منہ سے کہتے ہیں مگر جب دعا کا وقت ہوتا ہے دعا نہیں کرتے بلکہ پیروں فقیروں کے پاس دوڑتے ہیں، جادو منتر سے طلب کرتے ہیں ۔ لیکن احمدی کو آپ کبھی نہیں دیکھیں گے کسی مشکل کے وقت پیروں فقیروں سے ہو کے آئے۔ جتنا احمدیوں میں ایک دوسرے کو دعا کے لئے لکھنے اور دعا کے لئے کہنے کا رواج ہے ساری دنیا کے انسانوں میں کہیں آپ کو نہیں ملے گا اور یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ایک بہت بڑا نشان ہے، اگر کوئی ذرا عقل کرے اور سوچے۔

فرماتے ہیں "لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات، دعا اور خیرات سے ردّ بلا ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا۔ مصائب اور مشکلات کے وقت کوئی امید اس کے لئے تسلی بخش نہ ہوتی، مگر نہیں۔ اسی لئے لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد فرمایا ہے، لَا یُخْلِفُ الْوَعِیْد نہیں فرمایا۔

اب یہ دیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتنا عارفانہ نکتہ بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد (آل عمران: ۱۰)۔ میعاد میں وعدہ ہے اس کی وعدہ خلافی اللہ نہیں کرتا۔ مگر لَا یُخْلِفُ الْوَعِیْد کا مطلب ہے ڈراوے کو نہیں ٹالتا۔ تو یہ باریک فرق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن میں ڈوب کر پایا اور آگے ہم سے بیان کیا کہ خدا تعالیٰ وعید کو ٹال دیتا ہے۔ اُس سچے وعدہ کو ہرگز نہیں ٹالتا۔

چنانچہ فرمایا "اللہ تعالیٰ کے وعید معلق ہوتے ہیں جو دعا اور صدقات سے بدل جاتے ہیں۔ اس کی بے انتہا نظیریں موجود ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کی فطرت میں مصیبت اور بلاء کے وقت دعا اور صدقات کی طرف رجوع کرنے کا جوش ہی نہ ہوتا۔ جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی۔ اگر خدا تعالیٰ تقدیر کے محو اور اثبات پر قادر نہیں تو پھر یہ ساری تعلیم فضول ٹھہر جاتی ہے۔ اور پھر ماننا پڑے گا کہ دعا کچھ نہیں اور ایسا کہنا ایک عظیم الشان صداقت کا خون کرنا ہے۔ اسلام کی صداقت اور حقیقت دعا ہی کے نکتہ کے نیچے مخفی ہے کیونکہ اگر دعا نہیں تو نماز بے فائدہ، زکوٰۃ بے سود اور اسی طرح سب اعمال معاذ اللہ لغو ٹھہرتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۰۱۔۲۰۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت یونس کی قوم کی مثال دیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

"دعا بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے۔ یونس کی قوم گریہ وزاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔ میری سمجھ میں محاتبت مغاضبت کو کہتے ہیں اور حوت مچھلی کو کہتے ہیں اور نون تیزی کو بھی کہتے ہیں اور مچھلی کو بھی۔ پس حضرت یونسؑ کی وہ حالت ایک مغاضبت کی تھی۔ اصل یوں ہے کہ عذاب ٹل جانے سے ان کو شکوہ اور شکایت کا خیال گزرا کہ پیش گوئی اور دعا یونہی رائیگاں گئی اور یہ بھی خیال گزرا کہ میری بات پوری کیوں نہ ہوئی۔ پس یہی مغاضبت کی حالت تھی۔ اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات فردِ قرارداد جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں۔ اصول خیرات کا اسی سے نکلا ہے۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔ صدقہ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔ حضرت یونس کے حالات میں درّ منثور میں لکھا ہے کہ آپ نے کہا کہ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ جب تیرے سامنے کوئی آوے گا تجھے رحم آ جاوے گا"۔

سب اس مغاضبت کی حالت کے باوجود دل میں یہ یقین تھا کہ جب میں خدا کے حضور پیش ہو جاؤں گا وہ مجھے معاف فرما دے گا۔ اس کے آگے لکھتے ہیں "ایں مشت خاک را گر نہ بخشم

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

چہ کنم"۔(ملفوظات جلد اول جدیدایڈیشن صفحہ ۱۵۵)اس خاک کی مٹھی کو اگر میں بخشوں نہ تو اور کیا کروں۔

"تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔ اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے"۔

وہ جو روز بیماریاں وغیرہ آپ دیکھتے ہیں تو یاد رکھیں کہ تقدیر مبرم ایسی تقدیر ہے جو ٹالی نہیں جاسکتی اس لئے جو چاہیں آپ کریں اس وقت جب وہ ہو جائے تو اس کا مطلب ہے تقدیر چل گئی اس کو پھر بدلا نہیں جاسکتا۔

"ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتے"۔ دعا اور صدقات تقدیر مبرم کے وقت بھی عبث اور فضول نہیں رہتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ "وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرائے میں اس کو پہنچا دیتا ہے"۔ کئی دفعہ اولاد کے غم سے بچا لیتا ہے، کئی دفعہ اور باتوں سے بچا لیتا ہے مگر تقدیر مبرم جب پوری ہو جائے اور پھر صدقہ دیا جائے، پھر خیرات کی جائے تو وہ بھی فائدے سے خالی نہیں ہوتے۔

"بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔ قضائے معلق اور مبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم سے ملتا ہے یہ الفاظ گو نہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں فرمایا ہے اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزارہا کیا کُل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کُل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزارہا دردمندوں کی دعا کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ عمل ضروری نہیں کہ ہم اس کی تہہ تک پہنچیں اور اس کی کنہ اور کیفیت معلوم کرنے کی کوشش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک شے ہونے والی ہے اس لئے ہم کو جھگڑے اور مباحثے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی قضاء و قدر کو مشروط کر رکھا ہے جو توبہ، خشوع و خضوع سے ٹل سکتی ہے۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا ہے اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربہ کے ذریعہ سے پالیتے ہیں اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربی ربی کہہ کر اس کو پکارتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے تو رویائے صالحہ کے ذریعے سے ایک بشارت اور تسلی پالیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہاء کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعاء، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑہا صلحاء، اتقیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں"۔(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۰۰۔۱۰۱)

"واضح رہے کہ تقدیر کے معنے صرف اندازہ کرنا ہیں جیسے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے وَ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْراً یعنی ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اس کے لئے ایک مقررہ اندازہ ٹھہرا دیا"۔ اب دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیسی عارفانہ نگاہ قرآن کریم کے ایک ایک لفظ پر ہے۔ اگر کسی انسان میں ادنیٰ بھی حیا ہو تو اس شخص کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ اب اس بات پر غور کر کے دیکھیں کسی مولوی نے کبھی یہ کسی کے سامنے پیش نہیں کیا۔ "یعنی ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کے لئے ایک مقررہ اندازہ ٹھہرا دیا۔ اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اختیارات سے روکا گیا ہے بلکہ اختیارات بھی اسی اندازے میں آگئے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت اور انسانی خُو کا اندازہ کیا تو اس کا نام تقدیر رکھا اور اسی لئے مقرر کیا کہ فلاں حد تک انسان اپنے اختیارات برت سکتا ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی فہمی ہے کہ تقدیر کے لفظ کو ایسے طور پر سمجھا جائے کہ گویا انسان اپنے خداداد قویٰ سے محروم رہنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اس جگہ تو ایک گھڑی کی مثال ٹھیک آتی ہے کہ گھڑی کا بنانے والا جس حد تک اس کا دور مقرر کرتا ہے اس حد سے زیادہ وہ چل نہیں سکتی۔ یہی نہیں انسان کی مثال ہے کہ جو قویٰ اس کو دئے گئے ہیں ان سے زیادہ وہ کچھ کر نہیں سکتا اور جو عمر دی گئی ہے اس سے زیادہ وہ جی نہیں سکتا"۔ یہاں وہ آخری مقدر عمر مراد ہے۔

ہر بنانے والا جانتا ہے کہ یہ کب تک چلے گی۔ خدا تعالیٰ کی باریک سے باریک ان وجوہات پر نظر ہوتی ہے جس کے نتیجے میں کبھی دل فیل ہو جاتے ہیں، کبھی گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، کبھی اور خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور ان ساری باتوں کو تقدیر کے لفظ کے نیچے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں۔ یہ سارے تقدیر کا حصہ ہیں۔ "بے شک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اور اگر مرض کے مناسب حال کوئی دوا استعمال ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے شک مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ پھر ایسا ہی انہی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک عارف کو ماننا پڑتا ہے کہ دعا کا قبولیت کے ساتھ رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے"۔

پھر فرماتے ہیں "دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیان اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے"۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی مثال میں ایک ولی کا ذکر کیا جو شاید تیس برس سے یا کسی مدت سے کوئی دعا مانگ رہا تھا کہ اے خدا مجھے یہ دے دے اور ہر دفعہ، ہر روز تہجد میں اس کو الہام ہوتا تھا کہ تیری دعا قبول نہیں ہوئی اور وہ چھوڑتا ہی نہیں تھا، دعا کرتا چلا جاتا تھا۔ ایک دن اس کے کسی مرید کو خیال آیا کہ میں بھی تو ساتھ کھڑا ہو کے دیکھوں کہ کیا دعائیں کرتا ہے میرا پیر۔ اس نے بھی وہ الفاظ سنے۔ اے خدا مجھے یہ دے، یہ دے، یہ دے اور ساتھ الہام بھی سنا جو اس پیر پر ہوا کہ تیری دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ سن کر وہ تقریباً مرتد ہو گیا۔ اس نے کہا کہ اگر دعائیں قبول نہیں ہو رہیں تو یہ کیا کھڑا تیس سال سے اپنی عمر ضائع کر رہا ہے۔ عین اس وقت اس کو الہام ہوا۔ اے میرے بندے تو نے تیس سال میں جو کچھ مجھ سے مانگا ہے میں سب کچھ تجھے دے دیتا ہوں، ایک کا بھی انکار نہیں۔

یہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "سعید الفطرت ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی چلی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال نہ کرنا چاہئے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے"۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ اور عذاب الٰہی اور مصائب سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نصحاً للہ کہتا ہوں، اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔ استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمْ وَ ہُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:۳۴) یعنی اللہ تعالیٰ کبھی بھی عذاب نہیں دیتا کسی قوم کو جو استغفار میں مصروف رہتے ہیں۔ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمْ وَ ہُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اس

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

نان ــــــ نان ــــــ نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔

برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 Fax: 01420 474799

لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو"۔(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۳۴)

پھر فرماتے ہیں"دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے"۔اس کی تفصیل میں بیان کر چکا ہوں۔جو لوگ اپنے سے زیادہ غیروں کی فکر میں ہر وقت مبتلا رہتے ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی تقدیر ان کی عمر کو اپنی آخری انتہا تک پہنچا دیتی ہے اور بعض اوقات اس کے برعکس بھی آپ لوگ دیکھتے ہیں مگر اس کی اور وجوہات ہوتی ہیں۔مگر یہ بنیادی حقیقت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔اور اس کی تائید میں یہ آیت قرآنی پیش فرماتے ہیں"اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ"دیکھو جو چیز انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے وہ زمین میں مستقل قائم ہو جاتی ہے۔"اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جاسکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔اور یہ بالکل سچی بات ہے جو اس دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھالیا جاتا ہے"۔(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۲۵۳)

اب بسا اوقات اس کے برعکس بھی آپ کو دکھائی دے گا جو شر کا موجب ہو وہ بعض دفعہ جلدی نہیں اٹھایا جاتا،اس کی رسّی دراز کی جاتی ہے تو یہ ایک باریک مضمون ہے جس کی تفصیل مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے غالباً میں پہلے کسی خطبہ میں بیان کر چکا ہوں اس لئے میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا کیونکہ یہ ایک لمبا کام ہوگا اس وقت آپ کو سمجھایا جائے کہ بظاہر آپ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ شر کا موجب بنتے ہیں اور وہ لمبی عمر پاتے ہیں اس کا بالکل اور مضمون ہے۔اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ یہ آیت اس پر نگران ہوتی ہے کہ میں ان کو مہلت دیتا ہوں اور میری پکڑ بہت سخت ہے۔تو ہر انسان کی نیکی کی انتہاء کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور بدی کی انتہاء کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور جس انسان کی بدی کی حد کی انتہاء تک خدا اس کو پہنچنے دے اس سے زیادہ اس کو سزا نہیں دی جاسکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا،غالباً آپ ہی کا،یہ کشف تھا آپ غور کر رہے تھے اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن،کہ ان شریر لوگوں کو خدا تعالیٰ مہلت دیتا کیوں ہے۔تو کشفاً آپ نے ایک رقاصہ دیکھی جس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑا ہوا تھا۔اب وہ ناچتی جاتی تھی اور اس کو ہلاتی جاتی تھی اور یہ آیت پڑھ رہی تھی اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن یہاں تک کہ وہ گلاس آخر بھر گیا اور پیالہ چھلک گیا۔اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو اس کی حکمت سمجھ آئی کہ بدوں کو جب لمبی مہلت ملتی ہے تو ان کے لئے اس سے بڑی سزا ممکن نہیں۔ان کی سرشت میں جتنی بدیاں کرنے کی طاقت موجود ہے اس کے آخر تک خدا تعالیٰ ان کو پہنچا دیتا ہے۔اس لئے آج کل جو پاکستان میں ہو رہا ہے اس سے احمدی بدظن نہ ہوں کیونکہ اس میں حکمت اور ہے۔تو اللہ رحم فرمائے ان پر کہ ان کے لئے اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن کا حکم آیا ہے۔

"ہمارے تجربے میں یہ بات آچکی ہے کہ بہت سی بیماریوں کو اطباء اور ڈاکٹروں نے لاعلاج بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا پانے کے واسطے بیمار کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دی۔بعض بیمار بالکل مایوس ہو جاتے ہیں،یہ غلطی ہے۔خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اس کے ہاتھ میں سب شفا ہے۔سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس والے ایک ضعیف آدمی ہیں ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل میں نمودار ہوا اور پھر عمر بھی بڑھاپے کی ہے۔ڈاکٹروں نے نہایت گھبرا چیرہ دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہو گئی یہاں تک کہ ان کی نسبت خطرہ کے اظہار کے خطوط آنے لگے۔تب میں نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کے وقت الہام ہوا'آثار زندگی'اس الہام کے بعد تھوڑی دیر میں مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت روبصحت ہے۔بیمار کو چاہئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔انسان صحت کی حالت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے۔کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں کچھ حقوق العباد کے متعلق"۔(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۶۰،۵۹)

اب چونکہ وقت ہو چکا ہے اور نماز کا وقت بھی تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے میں یہاں اس اقتباس کو ختم کر رہا ہوں اور باقی بعد میں پڑھوں گا۔صرف ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کے متعلق ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بغیر یہ خطبہ مکمل نہیں ہو سکتا۔

فرماتے ہیں"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائبات کرامات دکھلاتے رہے ہیں اس کا اصل اور منبع بھی دعا ہی ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھا رہے ہیں"۔اب سنیں"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے"۔آج تک کسی فلاسفر کو،کسی سیاستدان کو سمجھ نہیں آتی یعنی غیر مسلموں کو کہ واقعہ کیا ہو گیا ہے کتنی حیرت انگیز بات ہے،کئی بہانے بناتے ہیں،کہیں یہ تلوار بیان کرتے ہیں،کہیں اور کچھ مگر درحقیقت اس راز کو اگر صحیح طور پر بیان فرمایا ہے تو سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی نہیں بیان کر سکا اور یہ حقیقت ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی راتوں کی بیقرار دعائیں نہ ہوتیں تو کبھی دنیائے عرب میں یہ معجزہ رونما نہیں ہو سکتا تھا۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا،کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ اس امّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَ غَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔میں اپنے ذاتی تجربے سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے"۔

❀❀❀ ۞۞ ❀❀❀

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور نے فرمایا کہ اس میں صرف کھانے کی Grace کا ذکر نہیں بلکہ ہر اہم کام اللہ کا ذکر بلند کر کے کرنا ضروری ہے۔حضور نے بتایا کہ عیسائی صرف کھانے سے پہلے خدا کا نام لیتے ہیں جسے وہ Grace کہتے ہیں لیکن اسلام نے ہر اہم کام کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں انگلستان میں اپنے زمانہ طالبعلمی کا ایک دلچسپ واقعہ بھی سنایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات بھی اس بارہ میں پڑھ کر سنائے۔آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی پیروی کرنا اور سچی محبت رکھنا انجامکار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت خدا کے فضل سے سب دنیا میں بہت کامیاب تبلیغ کر رہی ہے۔ایک کروڑ کا نظارہ تو آپ دیکھ چکے ہیں۔دعا کریں کہ اگلے سال خدا دو کروڑ بھی ہم کو دکھائے۔حضور نے فرمایا مگر یہ ایک کروڑ بھی مولویوں کو ہضم نہیں ہو رہا۔حضور نے فرمایا کہ عدد کوئی چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ حقیقت وابستہ نہ ہو۔اس لئے اس ارادہ سے تبلیغ کریں کہ خدا کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے ساتھ محبت کرنے سے یہ مراد ہے کہ اپنے والدین،جورو،اولاد غرض ہر چیز پر خدا کو مقدم کر لیا جائے۔ ☆......☆......☆

IVNIT ENTERPRISES

فرینکفورٹ مین ریلوے سٹیشن کے بالکل نزدیک دریا کے کنارے
ویسٹ ہافن پر گروسری کا ویئرہاؤس جہاں آپ ٹرالی میں بڑے آرام سے خرید کر سکتے ہیں
ویئرہاؤس کے سامنے پارکنگ کا وسیع انتظام ہے
احباب کی سہولت کے لئے مورخہ ۱۵ر نومبر تا ۳۰ر نومبر ۱۹۹۹ء،درج ذیل اشیاء پر سیل لگائی جارہی ہے

سپر کرنل باسمتی چاول	۱۰کلوگرام	36-00 DM
ابلے چنے	400×12	7-95 DM
ہلدی	375گرام	4-00 DM
زیرہ،دھنیہ اور کری پاؤڈر،		4-00 DM
مینگو اچار،مکس اچار،لیمن اچار،		
لہسن،ادرک اور چلّی کا اچار	400گرام	2-90 DM
بیسن	2کلوگرام	4-50 DM
چاٹ،قورمہ،بریانی،حلیم،پایا،میٹ،چکن،		
سیخ کباب،شامی کباب مصالحہ جات		2-00 DM
سویاں	200گرام	1-00 DM

IVNIT ENTERPRISES
West Hafen Halle-3 60327- Frankfurt / M-Germany
Tel: 069-237534 Fax: 069-233800

عورتوں سے حسن سلوک

وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے پر کھڑا ہوتا ہے

خواتین کی عزت و تکریم کے متعلق شاندار اسلامی تعلیم

طلعت بشری

بہترین نعمت

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں نیک عورت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

(ابن ماجہ ابواب النکاح باب افضل النساء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأة علی زوجھا)

مراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اچھے سلوک کا معیار تمہارا خود تراشیدہ قانون نہ ہوگا بلکہ اس معاملہ میں میرے نمونہ کو دیکھا جائے گا کیونکہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ سلوک کرنے میں تم میں سب سے بہتر ہوں۔

بیوی کا حق

حضرت معاویہ بن جیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی اے اللہ کے رسول بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جو تو کھاتا ہے اس کو بھی کھلا، جو تو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا، اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بدصورت بنا۔ (اس کیکسی غلطی کی وجہ سے سبق سکھانے کے لئے) اگر تجھے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر (یعنی گھر سے اسے نہ نکال)۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة زوجھا)

نرمی کا سلوک کرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ (یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے۔ پسلی کے اوپر کے حصہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے) اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو اور اس بارہ میں میری نصیحت مانو۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم)

خوبیوں پر نظر رکھو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اس کی ایک بات اس کو پسند نہیں ہے تو دوسری پسندیدہ ہو سکتی ہے۔ (مسلم کتاب النکاح باب الوصیة بالنساء)

یعنی اگر اس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں جو کچھ اچھی بھی ہونگی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تم دیکھو اگر تم کو اپنی بیوی کی کوئی بات ناپسند ہو تو تم اس کے ساتھ پھر بھی عمدہ سلوک ہی کرو۔ ہم اس میں عمدگی اور خوبی ڈال دیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک بات حقیقت میں عمدہ ہو اور تم کو بری معلوم ہوتی ہو۔

دل دکھانا بڑا گناہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دل دکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں۔ اور جب والدین انکو اپنے سے جدا اور دوسرے کے حوالہ کرتے ہیں تو خیال کرو کہ کیا امیدیں ان کے دلوں میں ہوتی ہیں اور جن کا اندازہ انسان عاشروھن بالمعروف کے حکم سے کر سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۶۵)

برداشت کی حد

اسی طرح فرمایا:

فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱،۲)

بیوی سے درشتی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے

میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بااینہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲ مطبوعہ لندن)

بزدل مرد

آپ فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپؐ ایسے خلیق تھے"۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۴،۴۵ مطبوعہ لندن)

مہمانِ عزیز

نیز فرمایا: "مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسام ازلی نے دے رکھی ہے۔ اور ذرا ذرا سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ اور اس کے رسول نے عورت کے ساتھ نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے.......... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسی معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ولی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو۔ بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالے کر دیا اور دیکھتا ہے کہ ہر یک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔

نرمی برتنی چاہئے اور ہر ایک وقت دل میں خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا نے میرے سپرد کیا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر مہمان داری بجالاتا ہوں اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ خدا کی بندی ہے۔ مجھے اس پر کون سی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اور ان کو دین سکھلانا چاہئے"۔

اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے۔ شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف مرضیِ حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرما دیں اور میں ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (الحکم ۱۷؍اپریل ۱۹۰۵ء)

سچے دوستوں جیسا سلوک

فرمایا: "چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو عورتیں ہوتی ہیں اور اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہ ہوں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو۔

رسولؐ نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرے نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ہاں اگر بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔

انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دلوں میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ (الحکم ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۰ء)

معاہدہ میں دغا نہ کرو

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی نے ایک موقعہ پر اپنی اہلیہ کے ساتھ کچھ سختی کا سلوک کیا اس پر حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا:

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے۔ مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو کہو نرمی کرو، نرمی کرو، تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے"۔

حضور علیہ السلام اس الہام کے متعلق فرماتے ہیں:

"اس الہام میں تمام جماعت کے متعلق تعلیم ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغا نہ کرو۔ روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو، ان کے لئے دعا کرتے رہو۔

نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو گندے برتن کی طرح مت توڑو۔

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸)

قطع تعلق کرنے والا

"جو شخص اس قدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے امید رکھ سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اس کا تعلق پکا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۴۵)

میری جماعت میں سے نہیں

"جو شخص **اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے** نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔

ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ (کشتی نوح)

☆......☆......☆

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي. اس حدیث کی تشریح میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کوئی شریف بیوی کسی نیک مسلمان کے گھر میں دکھ کی زندگی میں مبتلا نہیں ہو سکتی اور حق یہ ہے کہ اگر عورت کو خاوند کی طرف سے سکھ ہو تو وہ دنیا کی ہر دوسری تکلیف کو خوشی سے برداشت کرنے

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:خطاب جلسہ جرمنی از صفحہ ۴

اب دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فرمودہ جواحادیث میں نے پیش کی ہیں بعینہ وہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمارہے ہیں "یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اوراقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگااور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا"۔ بہت ہی پیاری توقع ہے جو مسیح موعود علیہ السلام اپنے غلاموں سے رکھتے ہیں۔ بسااوقات ایک انسان کو حقیقت حال کاپورا علم نہیں ہوتا اور وہ اندازہ لگا کے اٹکل سے بات کرتا ہے۔ مگر وہ لوگ جن کو ہمیشہ ٹھیک بات کرنے کی عادت ہوان کی اٹکل کی بات بھی سچی نکلتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس باریکی سے اس مضمون کو بیان فرمایاہے کہ "تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا۔اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگااور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگااور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہوجائیں گی"۔ اب دیکھ لیجئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے غلاموں کا جو نقشہ کھینچا تھا بعینہ انہی الفاظ میں حضرت مسیح موعودؑ آپ کا،اے مسیح موعود کے غلامو! آپ کا نقشہ کھینچ رہے ہیں۔"غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپانور میں ہی چلو گے"۔ یعنی اوپر بھی نور، دائیں بھی نور، بائیں بھی نور۔ یہ پورا مضمون اس ایک فقرے میں ظاہر ہے۔"اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے"۔

(آئینہ کمالات اسلام ،روحانی خزائن جلد ۵ مطبوعہ لندن صفحہ ۱۷۷،۱۷۸)

پھر آئینہ کمالات اسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں:"اے مومنو!اگر تم متقی بن جاؤ توتم میں اور تمہارے غیر میں خدا تعالیٰ ایک فرق رکھ دے گا"۔ یہ فرقان والا فرق ہے اور بعض دفعہ نکرہ میں"ایک فرق" رکھ دینا میں یہی مضمون ہوتا ہے کہ ایک نمایاں فرق رکھ دے گا،ایک عظیم الشان فرق رکھ دے گا۔"**وہ فرق کیاھے کہ تمھیں ایک نور عطاکیاجائے گا جو تمہارے غیرمیں ھرگزنہ پایا جائے گا۔ یعنی نورِالھام اور نورِاجابت دُعا اورنورِکرامت اصطفاء**"۔

(آئینہ کمالات اسلام ، روحانی خزائن جلد ۵ مطبوعہ لندن صفحہ ۲۹۶)۔

یہ وہ نور ہے جو خود بولتا ہے۔ جن لوگوں کو نور الہام عطاہو اور نورِاجابتِ دعا نصیب ہوجائے اور ان سے اصفیاء والی کرامات ظاہر ہوتی ہوں یاد رکھیں کہ یہ لوگ خود نہیں بولتے ان کانور اس طرح بولتاہے کہ خدا ان کو دنیاپر ظاہر کرتا ہے۔ان کی اپنی اندرونی کیفیات کو ظاہر کرنے کے لئے اپنی زبان سے کام نہیں لیناپڑتا۔

یہ وہ مضمون ہے جوان کے درمیان جو سمجھتے ہیں کہ ہم ولی اللہ ہیں اور اللہ ہم سے کلام کرتا ہے اور ان کے درمیان جو حقیقی ولی اللہ ہوتے ہیں ایک نمایاں فرق کرکے دکھاتا ہے۔ تمام انبیاء کی یہ حالت رہی کہ خدا جس طرح ان سے متکلم ہوا ان کے غیروں سے اس طرح متکلم نہیں ہوا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تو یہ حالت ایسی شان کی تھی کہ غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جو خدا ظاہر ہوا اور جس شان سے مسلسل ظاہر ہوتا رہا آپ کا بس چلتا تو اسی غار میں ساری زندگی بسر کردیتے۔ جب تک خدا کی طرف سے یہ حکم نہ ہوا کہ اٹھ اے نور اور باہر نکل اور تمام دنیا کو بھی اس روشنی کی طرف بلا جو مجھ تک ہدایت کرتی ہے۔ اس وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک لحہ بھی باہر نکل کر دنیا پر ظاہر ہونے کا وہم تک نہیں کیا بلکہ اس سے گھبراتے تھے۔ **وہ لوگ جو ولی بنتے پھرتے ھیں اور اس غرض سے اپنے روحانی مکاشفات کا تذکرہ کرتے ھیں کہ لوگوں کوپتہ تو چلے کہ ھم ولی اللہ ھیں ان کو سمجھنا چاھئے کہ یہ جھوٹ ھے۔ ولی اللہ کو کوئی ضرورت نھیں ھوا کرتی۔ خدا کو ضرورت ھوتی ھے اس ولی اللہ کی۔ جب وہ کہتا ھے "قُمْ فَاَنْذِرْ" تب وہ ولی اٹھتا ھے اور انذار سے کام لیتا ھے۔ اس سے پہلے وہ خاموش رھتاھے لیکن دنیا کی آنکھ اس خاموش زبان کو سن رھی ھوتی ھے اور یہ خیال ھے کہ لوگوں کو پتہ نھیں چلتا۔ جو سچا اور پاک انسان ھو، سادہ اور سیدھا اور صاف گو ھو اسے لوگ پہچان لیتے ھیں، جان لیتے ھیں کہ یہ خدا کا بندہ ھے۔**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک روح القدس جو سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا ہوئی اور آپؐ کے صحابہ کو اس شان سے عطا ہوئی کہ پھر کبھی اس روح القدس نے ان کا ساتھ نہیں چھوڑا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک یہ روح القدس امت محمدیہ کو بھی عطا ہوئی تھی اور آئندہ زمانوں میں بھی اس روح القدس نے محمد رسول اللہ کے غلاموں کے ساتھ ساتھ چلنا تھا، یہ مقدر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فرقان کسی ایک زمانے تک محدود نھیں تھا بلکہ قیامت تک کے لئے جاری فرقان تھا جس کا چشمہ ھمیشہ ابلتا رہتا تھا** تو یہ وہ کوثر تھا جس سے سب دنیا کی روحانی تشنگی مٹنی تھی۔ فرماتے ہیں "روح القدس کے بارہ میں جو قرآن کریم میں آیات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ کے لئے کامل مومنوں کو روح القدس دیا جاتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ آیت ہے یاَایُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوااللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّ یُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُم. (الانفال:۳۰) وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ (الحدید:۲۹) یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور اللہ جلشانہ سے ڈرتے رہو تو خدا تعالیٰ تمہیں وہ چیز عطا کرے گا (یعنی روح القدس)"۔ یہاں فرقان کا ترجمہ آپ نے روح القدس کیا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے۔ فرقان کا دوسرا نام روح القدس ہے۔"جس کے ساتھ تم غیروں سے امتیاز کلّی پیدا کرلو گے۔اور تمہارے لئے ایک نور مقرر کردے گا(یعنی روح القدس)جو تمہارے ساتھ ساتھ چلے گا۔ قرآن کریم میں روح القدس کانام نور ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد۵مطبوعہ لندن صفحہ ۹۷،۹۸)۔

اس کو آپ فرقان کہیں یا نور کہیں۔ ایک ہی چیز کے دونام ہیں لیکن جب یہ فرقان کسی کو عطا ہوتا ہے تو زندگی بھر اس کے ساتھ رہتا ہے۔

پھر لیکچر "چشمۂ معرفت" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کامل پیروی کرنے والے کی روح القدس سے تائید کی جائے گی یعنی ان کے فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی"۔ صرف کلام ہی نہیں کام میں بھی۔ جو کوشش کریں گے ان کو برکت ملے گی۔ پس وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم صاف اور پاک کلام کرنے والے ہیں لیکن اللہ ہماری کوششوں میں برکت نہیں ڈالتا وہ یہ سن لیں اور اپنی کوششوں کی کیفیت معلوم کرلیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:"ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی"۔ اب دیکھیں حضرت مسیح موعودؑ کے کلام کی تاثیر کتنی عجیب ہے۔ اسے بھی روح القدس عطا ہوئی تھی۔ آج تک وہ کلام زندہ ہے۔ جتنا چاہیں غیروں کا کلام پڑھ لیں، جتنا چاہیں غیروں کا کلام سن لیں وہ لازماً کچھ عرصہ کے بعد بوسیدہ ہوجاتا ہے، اس کی زندگی چندروزہ ہوتی ہے، پھر وہ ختم ہوجاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے وہ اشعار جن میں سے چند آپ نے آج سے ایک سو سال سے جماعت سن رہی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ آج ہی تازہ کلام اترا ہے۔ ایسا زندہ، ایسا دائمی طور پر زندہ ہے کہ روح القدس اس کا حامل کلام ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ساتھ جو یہ شرط کہتے ہیں کہ ان کے کام میں بھی تاثیر رکھی جائے گی یہ اس کلام کے سچا ہونے کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی جو تاثیر ھے وہ آج بھی آپ دیکھ رھے ھیں۔ آج جو اتنا عظیم الشان غلبہ احمدیت کو نصیب ھو رھا ھے یہ وھم ھے بعض لوگوں کا کہ ھماری کوششوں سے ھم کو مل رھا ھے۔ سوفیصد بلا شک یہ مسیح موعودؑ کی وہ روح القدس بول رھی ھے جو حضرت مسیح موعودؑ کو عطا ھوئی تھی۔ اس لئے جب بھی جماعت احمدیہ کے پھیلنے کی باتیں ہوتی ہیں مجھے ایک ذرہ بھی وہم کبھی نہیں گزرا کہ اس میں میری کسی تدبیر یا کوشش کا دخل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ہے تو یہ تدبیر ور کوشش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی تاثیر سے اور ان وعدوں کی تاثیر سے عطا ہوئی ہے جو آپؑ کو عطا ہوئے تھے اور آپ ہی کے کلام میں برکت ڈالی جانی تھی اور آپ ہی کی کوششوں نے پھل لانا تھا اور یہ قوت قدسیہ قیامت تک چلنے والی قوت قدسیہ ہے۔

پس میرے بعد بھی جو خلفاء آئیں گے ان کے بعد بھی جو آئیں گے جتنی بھی ترقیات ہوتی چلی جائیں گی یہ تمام تر اسی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہیں جس کو دوسرے لفظوں میں فرقان فرمایا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تتمہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کرچکا"۔ یہ وہم ہے لوگوں کو کہ وہ نشانات ماضی میں رہ گئے ہیں "اور اسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا۔ جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کردے۔ پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو۔ خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کردیتا اور اس تمام کاروبار کا نام ونشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا ہے"۔ اے وہ احمدیو جو میری بات سن رہے ہو اس مجلس میں اور تمام دنیا میں !خدا گواہ ہے کہ تم نے دیکھا ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا "تم نے دیکھا ہے کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہورہی ہے۔ اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کرکے ہلاک ہو گئے۔ اے بندگان خدا! کچھ تو سوچو کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کرتا ہے"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ،روحانی خزائن جلد۲۲ صفحہ ۵۵۴)

پھر "حمامۃ البشریٰ" کی ایک عربی عبارت کا ترجمہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ "اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نشانات سے خاص فرمایا ہے اور میرے قول اور میرے نُطق کو بابرکت بنایا ہے اور میری دعا میں برکت رکھی ہے۔ اور میرے انفاس پر اور میرے دار پر (یعنی میرے گھر پر اور میرے گھر کی دیواروں پر) انوار نازل فرمائے ہیں۔ اور میں جہاں ہوتا ہوں وہاں وہ میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ مخالف دشمن جان لیں کہ یہ نعمتیں صرف اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ غیروں کے لئے ان میں کوئی حصہ نہیں۔ اور تاکہ وہ یہ بھی جان لیں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مسلمانوں کا مرتبہ کیا ہے۔ اللہ کی قسم یہ بات صحیح اور سچ ہے۔ جو شخص بھی قلب سلیم اور صحت نیت کے ساتھ حصول فیض کے لئے مستغیث بن کر میرے پاس آئے گا تو وہ میرے تضرعات اور دعا کی برکت سے وہ کچھ پالے گا جو وہ طلب کرے گا۔ اور وہ ہر معاملہ میں کامیاب و کامران ہوگا۔ سوائے اس کے کہ جس کی بدقسمتی کا فیصلہ ہوچکا ہو"۔

(حمامۃ البشریٰ ، روحانی خزائن جلد ۷ مطبوعہ لندن صفحہ ۳۲۴)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

لِقَاءُ مَعَ الْعَرَبْ

(۲۹؍مارچ ۱۹۹۵ء)

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید ، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتاہے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کا خلاصہ **ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کرنے** کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو ، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو / ویڈیو مسجد فضل لندن یوکے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

جنت کے آٹھ دروازوں سے مراد

سوال : مکرم حلمی صاحب نے کہا کہ حضور! کل کی مجلس میں دوزخ کے سات دروازوں سے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ ان کا تعلق انسان کے سات حواس کے ساتھ ہے۔ ان سات حواس کے ذریعہ سے جو گناہ سرزد ہوتے ہیں وہ دوزخ کے سات دروازے بنانے کا سبب بنتے ہیں ۔میں نے ایک حدیث میں پڑھا ہے کہ جنت کے سات کی بجائے آٹھ دروازے ہیں یہ فرق کیسا اور کیوں ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم دوزخ کی طرف لے جانے والے صرف سات دروازوں کا ذکر کرتا ہے لیکن جنت کی طرف لے جانے والے دروازوں کے لئے سات کا لفظ استعمال نہیں فرماتا۔ صرف دوزخ کے لئے ابواب کی تعداد بیان کرتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث میں جنت کے لئے دو دروازوں کا ذکر ملتا ہے۔ ایک باب الصّلوٰۃ ہے۔ جو کوئی بھی اپنی نمازوں کو التزام کے ساتھ سنوار کر پڑھا کرتا تھا اور اس کی نمازیں خدا کے حضور مقبول ہوئیں ان سے کہا جائے گا کہ آئیں اور اس دروازے سے داخل ہو جائیں۔ دوسرا باب الرّیان ہے جس سے روزہ دار داخل ہونگے۔ لیکن ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ سات کی بجائے آٹھ دروازوں کا ذکر فرماتے ہیں جو جنت کی طرف لے کر جائیں گے۔ یعنی دوزخ کی نسبت ایک دروازہ زیادہ ہوگا۔ یہ بہت دلچسپ سوال ہے جو آپ نے اٹھایا ہے کہ دوزخ کے لئے سات دروازوں اور جنت کے لئے آٹھ کیوں؟ خوش قسمتی سے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات میں ہمیں اس سوال کا جواب بھی ملتا ہے اور جب آپ سنیں گے تو آپ جانیں گے کہ واقعۃً صرف یہی اس کا جواب ہے۔ رحمت تو رحمت ہی ہے اور رحمت کا دروازہ کبھی بھی دوزخ کی طرف نہیں لے کر جا سکتا۔ یہ صرف اور صرف جنت ہی کی طرف لے کر جاتا ہے۔ پس آٹھواں دروازہ اللہ کی رحمت کا دروازہ ہے جس کا انسان کے کسی عمل کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ پس آٹھواں دروازہ جو درحقیقت سب سے بڑا دروازہ ہے رحمت کا دروازہ ہے جو جنت کے لئے کھولا جائے گا۔

☆......☆......☆

حضرت آدمؑ کے جنت سے نکالے جانے سے مراد

سوال: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آدم بھی جنت میں تھے کیا وہ زمینی جنت تھی؟

جواب: حضور نے فرمایا: بالکل یہی جنت تھی۔ قرآن کریم بڑی صراحت کے ساتھ یہ بات بیان کرتا ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آدم اس زمین پر مٹی سے پیدا ہوا۔ وہ زمین کے علاوہ کسی اور جگہ آسمان میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ اگر ان علماء کے نزدیک جنت آسمان پر کہیں ہے جہاں باغات وغیرہ ہیں تو پھر آدم کو یا تو وہاں پیدا ہونا چاہئے تھا یا اسے زمین سے اس جنت کی طرف اٹھایا جاتا۔ لیکن ایسی کسی بات کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ قرآن کریم اس کی جائے پیدائش اسی زمین میں بتا رہا ہے اور وہ جنت جس میں وہ تھے وہ بھی اسی زمین پر تھی۔

دوسری بات جو بہت اہم ہے یہ ہے کہ جنت کیا ہے؟ کوئی باغ جس میں قسما قسم کے پھول اور پھل دار درخت ہوں اور قرآن کریم اس جنت کا ذکر کرتا ہے جس میں آدم کی پیدائش ہوئی۔ آدم اس جنت میں پیدا ہوئے جس کے درخت طیبہ بھی تھے اور ان کے ساتھ خبیثہ درخت بھی تھے۔ خدا تعالیٰ نے آدم سے کہا کہ تم جنت کے طیبہ درختوں کا پھل کھانا لیکن ان درختوں کے قریب نہ جانا جو گناہ اور برائی کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ یہ نیکی اور بدی کے پھل کون سے ہیں۔ آیئے اس بارہ میں قرآن کریم سے ہدایت طلب کرتے ہیں۔

قرآن کریم اپنی کسی بھی بات کی وضاحت اور تفسیر کے لئے کسی بیرونی مدد کا محتاج نہیں۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ "......ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ . تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا.........."۔ (ابراھیم: ۲۶،۲۵)

یہ ہے اس درخت کی حقیقت۔ کلمہ طیبہ ، شجرہ طیبہ ہے۔ اور ایک مومن کی مثال کلمہ طیبہ کی طرح ہے جو خدا کے کلام کے ساتھ زندہ رہتا ہے اور اس سے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہوتا۔ ایک مومن جو باوجودیکہ اس زمین پر پیدا ہوتا ہے اس کی جڑیں زمین میں ہوتی ہیں لیکن شاخیں آسمان کی طرف بلند ہوتی ہیں۔ اس کو پھل زمین سے نہیں بلکہ آسمانی جنت سے لگتے ہیں۔ بِإِذْنِ رَبِّهَا اور وہ پھل کسی موسم کے محتاج نہیں ہوتے۔ موسم سرما ہو یا گرما۔ اور چاہے خزاں ہو یا بہار ہر موسم میں پھل دیتا ہے اور اس کے پھل لازوال ہوتے ہیں۔ وہ سچا مومن ہوتا ہے۔ وہ خدا سے وحی والہام پاتا ہے اور وہ الہام و وحی کسی خاص وقت اور زمانہ سے مختص نہیں ہوتا بلکہ جب وہ آتا ہے اور جس پر نازل ہوتا ہے پھر ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ وہ صرف اس وقت کلمۃ اللہ بن سکتے ہیں جب وہ خدا تعالیٰ کے کلام اور اوامر ونواہی کے اس حد تک پابند ہوں کہ اوامر ونواہی کے بارہ میں ان کی بات مصدقہ طور پر مانی جا سکے۔ پس کلمۃ اللہ اصل میں کلام شریعت ہے لیکن وہ شخص جو کامل طور پر اس کلام الٰہی کا تابع فرمان ہو جاتا ہے تب وہ خود بھی کلمۃ اللہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح کہ حضرت عائشہؓ سے جب کسی نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق سے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ"۔ ایک تو الفاظ و تحریر والا قرآن ہے جسے آپ پڑھتے ہیں اور دوسرا آنحضرتؐ کے وجود میں مجسم زندۂ جاوید قرآن۔ یہ ہے مفہوم کلمۃ اللہ کا۔ خدا کا کلام جس وجود پر نازل ہوتا ہے وہ وجود اس کلام میں ایسا نہاں ہو جاتا ہے کہ وہ کلام اور وہ وجود گویا ایک ہی جسم و جان ہو جاتے ہیں۔ تب وہ وجود کلمۃ اللہ کہلاتا ہے اور یہ کلمۃ اللہ ظاہر ہے زمین پر ہی پیدا ہوتا ہے جیسے کہ آدم زمین پر پیدا ہوئے۔ جڑیں اس وجود کی زمین میں پیوست ہوتی ہیں لیکن وہ اپنا پھل زمین سے حاصل نہیں کرتا۔ وہ بڑھتا ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں یعنی خدا تک۔ وہ خدا سے ملتا ہے۔ "تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا"۔ پھر وہ وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے اور یہ اس کلمہ کا پھل ہے۔ اس تعریف کی رو سے شریعت کلمہ بن جاتی ہے اور وہ وجود جو خدا کے کلام کا کلیۃً تابع اور اس میں ہم رنگ ہو جاتا ہے یوں وہ وجود بھی کلمہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ"۔

(ابراھیم: ۲۷)

جب کوئی خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کی شریعت کے منافی عمل کرتا ہے تو اس کی جڑیں اکھاڑ دی جاتی ہیں اور جنت سے نکال باہر کیا جاتا ہے۔ جب وہ آدم کے گناہ کا ذکر پڑھتے ہیں تو اسے تو خدا نے معاف کر دیا تھا اور قرآن کریم فرماتا ہے "وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا" جو کچھ بھی ہوا لیکن ہم نے اس میں گناہ کی نیت یا ارادہ نہیں پایا۔ پس ہم نے اسے معاف کر دیا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معاف کر دیئے جانے کے بعد بھی اسے جنت سے کیوں نکالا گیا۔ لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ اس زمین پر پیدا کیا جانے والا پہلا شخص حضرت آدمؑ تھے حالانکہ یہ پہلا آدم نہیں تھا۔ یہ تو خدا کا پہلا نبی تھا جو انسانوں میں ارتقاء کے لحاظ سے بشریت کے اعلیٰ مقام تک پہنچا۔ کیونکہ قبل اس کے کہ خدا کسی کو نبی بنائے اس میں نبوت کے مقام کے حصول کی قابلیت کا ہونا لازم ہے اور آدمؑ وہ پہلے شخص تھے جو نبوت کے مقام کو پانے کے اس درجہ کمال تک پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

"فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ"۔

(الحجر: ۳۰)

آدمؑ وہ پہلے شخص تھے جو بشر ہونے کے لحاظ سے مقام نبوت تک پہنچے۔ جہاں وہ اس قابل ہو سکے کہ خدا کے کلام اور اس کی وحی کو اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی اطاعت اس وجہ سے نہ کرو کہ چونکہ وہ ایک اچھا انسان ہے اور عمدہ خوبیوں کا حامل ہے بلکہ جب تک میں اس میں اپنی نفخ روح نہ کروں اور اپنا کلام اس میں نہ ڈالوں اس وقت تک تم پر اس کی اطاعت لازم نہیں۔ یہی تو نبی کا بنانا ہے۔ لیکن قطع نظر اس کے لوگ قرآن کریم پر احتیاط کی نظر کرتے ہی نہیں۔

اوّلاً، دو وجودوں آدم اور حوا کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب شیطان کے دھوکے میں آکر انہوں نے گناہ کیا اور جب انہیں جنت سے نکال دیا گیا تو قرآن کریم یہ نہیں فرماتا کہ "اِهْبِطَا مِنْهَا" بلکہ فرماتا ہے "اِهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا"۔ صرف ان دونوں کے لئے اِهْبِطُوْا کیوں کہا گیا؟۔ واضح بات ہے کہ وہ لوگ جو آدم کے پیرو تھے انہوں نے بھی گناہ کا ارتکاب کیا۔ بلکہ آدم وحوا کی نسبت دوسرے لوگ زیادہ گناہ کے مرتکب ہوئے اور خدا سے معافی کے طلبگار بھی نہ ہوئے اس لئے خدا نے انہیں معاف نہ کیا۔ پھر جہاں قوم جاتی ہے اس قوم کے لیڈر کو بھی ساتھ جانا پڑتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ۔ ارض مقدس میں ان کا داخلہ ممنوع کر دیا گیا اسلئے نہیں کہ خدا حضرت موسیٰؑ سے ناراض ہوا اور اسے سزا دینے کی خاطر اس نے ایسا کیا۔ نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کے متبعین کو سزا دی گئی تھی اور اس قوم کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کو بھی چالیس سال تک صحراؤں میں

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

بھٹکنا پڑا۔ حضرت آدمؑ کا معاملہ بھی بالکل موسیٰؑ جیسا تھا۔ آدمؑ کو اس امن کی جنت سے نکال دیا گیا۔ امن و سلامتی کیا ہے؟ یہی کہ آپ خدا تعالیٰ کی شریعت اور اس کے احکام کی اتباع کریں تو آپ امن و سکون میں رہیں گے۔ لیکن جب کسی نبی کے پیرو شریعت خداوندی کی خلاف ورزی شروع کر دیتے ہیں تب خدا کہتا ہے کہ ٹھیک ہے اب تمہارے لئے کوئی امن کی جا نہیں۔ جو مرضی آئے کرو لیکن تمہیں اس وقت تک امن و سلامتی نہیں ملے گی جب تک کہ تم خدا اور اس کے کلام کی اتباع نہیں کرتے۔

قرآن کریم بڑی صراحت کے ساتھ ایک اور آیت کے ذریعہ اس نظریہ کی تصدیق کرتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اے لوگو! خبردار رہو۔ ایسا طرز عمل اختیار نہ کرو کہ شیطان تمہیں پھسلا دے جس طرح اس نے آدمؑ کو پھسلا دیا تھا جس کے نتیجہ میں آدمؑ کو جنت سے نکال دیا گیا تھا۔ (الاعراف :۲۸)۔ پس ہم جنت سے کیسے نکالے جا سکتے ہیں جبکہ ہم جنت میں ہیں ہی نہیں اور ایک دفعہ نکال دیئے جانے کے بعد دوبارہ کیسے نکالے جا سکتے ہیں؟۔ کیسا خوبصورت اور واضح بیان ہے۔

پس جنت جس کی ہم بات کر رہے ہیں وہ دراصل خدا کا کلام ہے اور خدا کے کلام کی اتباع کے نتیجہ میں تم کلمہ بن سکتے ہو۔ لیکن اگر تم خلاف ورزی کرو گے اور جب بھی نبی مبعوث ہوتا ہے وہاں شیطان کی طرف سے گمراہی کا اندیشہ موجود رہتا ہے کہ کہیں وہ تمہیں دوبارہ غلط راہ پر نہ ڈال دے اور دھوکہ میں ڈال کر جنت سے نہ نکال دے۔ اس وضاحت کے بعد آدم کی جنت کے زمینی ہونے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے وقت خدا تعالیٰ نے پھر اس انتباہ کا اعادہ کیا کہ اے بنی آدم تو ویسی غلطی پھر نہ دہرانا۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں دھوکے میں ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے آباء کو دھوکہ میں ڈال کر جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اگر ہم پہلے ہی جنت سے باہر ہیں تو پھر ہمیں شیطان کے بہکاوے اور دھوکے سے کیوں خبردار کیا جا رہا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آدم کے بعد جب کبھی بھی کوئی نیا نبی آیا اس نے آکر نئی جنت بنائی۔

☆......☆......☆

کیا ہر کوئی دوزخ کا مزا چکھے گا؟

سوال: دوزخ کے متعلق قرآن کریم میں بیان ہے کہ "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" کیا ہر کوئی دوزخ کا مزا چکھے گا؟ خدا کے مومن بندے بھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک اور آیت بھی تو ہے "لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا"۔ کہ جنتی لوگ دوزخ سے اتنے دور ہونگے کہ اس کی آہٹ یا سرگوشی کی آواز بھی ان تک نہیں پہنچے گی۔ دوزخ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ"

(الانبیاء:۱۰۱)

وہاں ایسی چیخ و پکار ہوگی کہ کان پڑی آواز بھی سنائی نہیں دے گی اور

"اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ"۔ (الانبیاء:۱۰۲)

لیکن میرے وہ بندے جو اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور جن کے لئے اچھی جزاء کا فیصلہ ہو چکا ہے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟۔ وہ دوزخیوں سے بہت دور ہونگے حتی کہ "لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا" ان کے کانوں میں تو جہنم کی سرگوشی بھی نہیں پہنچے گی۔ "وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ" (الانبیاء:۱۰۳) ۔ان کے نفوس جو بھی خواہش کریں گے انہیں ملے گا۔ بہت ہی خوبصورت مقابلہ ہے۔ جہنم کے شور کا اگر آپ تصور کریں ایسا اونچا ہوگا کہ کچھ سمجھ نہیں آئے گی کہ کیا ہو رہا ہے۔ مومن بھی اگر دوزخ کا مزا چکھیں گے تو پھر انہیں جہنم کی شدید چیخ و پکار کا علم کیسے نہیں ہوگا؟ لیکن خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وہ مُبْعَدُوْن ہونگے۔ وہ تو جہنم سے اتنا دور ہونگے کہ اس کی آہٹ یا سرگوشی بھی ان تک نہیں پہنچ پائے گی۔ اگر ایسا ہے تو پھر ان دونوں آیتوں کے بظاہر تضاد کا کیا حل ہے؟

"اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" میں اس آگ کی طرف اشارہ ہے جو نبی کے دشمن اس کے لئے اور اس کے ماننے والوں کے لئے پیدا کرتے ہیں اور جس کے ذریعہ مومنوں کو تکلیفیں اور اذیتیں دی جاتی ہیں مخالفت اور دشمنی کی آگ۔ اور مومن دشمنی اور مخالفت کی اس آگ کو محض خدا کی خاطر خود اپنی مرضی اور خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ یہ وہ آگ ہے جو کفار مومنوں کے لئے تیار کرتے ہیں۔ مومن اگر چاہیں تو خدا تعالیٰ اور سچائی و صداقت کا انکار کر کے اس آگ سے بچ سکتے ہیں لیکن اگر وہ ایسا کریں گے تو پھر اس آگ سے نکل کر جہنم کی آگ میں جا گریں گے۔ پس وہ مومن کفار کی دشمنی کی اس آگ کو محض خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی مرضی سے اختیار کرتے ہیں اس لئے وہ آگ گلزار کی صورت تبدیل ہو جاتی ہے اور انہیں ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ "يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ" (الانبیاء:۷۰) یہ وہ آگ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے لئے وہ آگ تیار کی گئی تھی لیکن وہ خدا تعالیٰ کی توحید کی تبلیغ سے باز نہ آئے۔ یہ وہ جہنم ہے جو اس آیت میں بیان ہوئی ہے۔ مومن بھی مخالفت و دشمنی کی آگ کا مزا چکھتے ہیں لیکن یہ عارضی ہوتی ہے اور اس کے بعد ہمیشہ رہنے والی لازوال جنت ان کو ملتی ہے۔ پس وہ جانتے ہیں کہ اذیت کیا ہوتی ہے اور دل کی جلن کیسی ہوتی ہے۔ اس بنا پر مومن اس بات کو اچھی طرح جان لیں گے کہ دوزخ میں جہنمی کس اذیت سے گزر رہے ہونگے۔ لیکن وہ مومن اس آگ سے جو کافروں کے لئے تیار کی جائے گی کوسوں دور ہونگے۔

مومنوں کے لئے مخالفت کی جس آگ کا ذکر کیا گیا ہے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ اس دنیا میں آخر دم تک اس آگ میں مبتلا رہیں گے اور مرنے کے بعد ان کو جنت نصیب ہوگی بلکہ قرآن کریم میں بڑی صراحت اور وضاحت کے ساتھ یہ ذکر ہے کہ یہ تکلیف بھی عارضی ہوگی۔ اس وجہ سے نہیں کہ چونکہ یہ زندگی عارضی ہے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی آگ سے کہا کہ "كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ"۔ تمام نبیوں کو اس دنیا میں تکلیف کے ایک زمانہ کے بعد سکون و تسکین کی زندگی ملتی ہے اور خدا کے تمام رسول آخرکار غالب آتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے دو جنتیں ہیں۔ ایک جنت اس دنیا میں جو انہیں دشمنی و مخالفت کی آگ سے نجات کے بعد ملتی ہے اور ایک اخروی زندگی کی جنت جس کا دوزخ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

☆......☆......☆

دوزخ کا ایندھن لوگ اور پتھر ہونے سے مراد

سوال: قرآن کریم میں دوزخ سے متعلق فرمایا "وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ"۔ اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہونگے اس کا کیا مطلب ہے؟۔

جواب: حضور انور نے فرمایا "النّاس" سے مراد عام لوگ ہیں۔ قرآن کریم کی تعریف کے مطابق النّاس عام لوگ ہیں جو ہر طرف نظر آتے ہیں اور حجارۃ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا قرآن کریم میں یہود کے حوالہ سے ذکر ہے۔ جب وہ جرم کی انتہاء کو پہنچ گئے۔

"ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً"۔ (البقرہ:۷۵)۔

تمہارے دل ایسے سخت ہوگئے گویا کہ وہ پتھر ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا دوزخ کے تعلق میں خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے کہ دوزخ لوگوں کو جلائے گی لیکن خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے دل اس دنیا میں پتھر ہوگئے تھے اور ہر کوئی جانتا تھا کہ جب پتھر جلتا ہے تو اس کی آگ کی تپش سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔

☆......☆......☆

دوزخ کے انیس داروغوں سے مراد

سوال: دوزخ کے متعلق یہ بھی ذکر ہے کہ "عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ" (المدّثّر:۳۱) یہ انیس (۱۹) کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: انّیس (۱۹) کے لفظ سے بہت غلط معنی اخذ کئے گئے ہیں۔ بعض سازشیوں نے اس کے ذریعہ عصر حاضر کے مسلمانوں کو بہت دھوکہ دیا ہے اور یقیناً یہ اسلام کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔

ایک شخص خلیفہ راشد نامی نے یہ دعویٰ کیا کہ اسے انّیس (۱۹) کے لفظ کی کنہہ معلوم ہوگئی ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم کی ہر آیت اور ہر سورۃ انّیس (۱۹) سے تقسیم ہوتی ہے۔ اور دعویٰ کیا کہ اس نے یہ حساب کتاب کمپیوٹر کے ذریعہ کیا ہے۔ عام لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے تھے لیکن مسلمانوں نے خیال کیا کہ یہ اسلام کی عظیم خدمت اور اسے بہت بڑا خراج تحسین ہے اور اسلام کی بڑی عظمت کا اظہار ہے کہ قرآن کریم کی ہر ایک سورت اور آیت انّیس (۱۹) کے ساتھ تقسیم ہو رہی ہے۔

پہلی بات تو یہ جاننے کے لائق ہے کہ قرآن کریم کی ہر چیز انّیس (۱۹) کے ہندسہ سے کیوں تقسیم کی جائے؟ دوسرے یہ کہ انّیس (۱۹) کے لفظ سے قرآن کریم کی ہر سورۃ اور آیت کو تقسیم کرنے کی کیا اہمیت ہے اور اس بات میں کیسے دلچسپی ہو سکتی ہے؟ اور اگر کہیں ایسا اتفاق ہو بھی جائے تو قرآن کی اس سے کیا فضیلت ثابت ہوتی ہے؟ یہ ساری باتیں غور طلب ہیں۔

تمام مسلمانوں میں میں وہ پہلا شخص تھا جس نے اس تحریک کے محرکات اور اس کے پس پردہ سازش کو بے نقاب کیا۔ باوجودیکہ سعودی عرب کی حکومت اس شخص کی پشت پناہی کر رہی تھی اور اسی طرح ساؤتھ افریقہ کی بعض معروف شخصیات دیدت وغیرہ کی بھی اسے حمایت حاصل تھی وہ بھی اس معاملہ کے حق میں بات کرتا تھا۔

میں نے کہا یہ سادہ لوگ اس معاملہ کو بالکل نہیں سمجھ سکتے۔ یہ درحقیقت اسلام دشمن عناصر ہیں۔ لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور میں نے اس شخص کے اس دھوکہ کو پکڑا اور اس کا انکشاف کیا۔

اس شخص نے کہا کہ قرآن کریم کی ہر سورت انّیس (۱۹) کے ساتھ تقسیم ہوتی ہے سوائے سورۃ التحریم کے جس کی آخری دو آیتیں باقی بچ جاتی ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس سورۃ میں ردوبدل ہوا ہے اور یہ دونوں آیتیں قرآن کا حصہ نہیں ہیں۔

یہ شخص اسلام کا شدید دشمن تھا یا پھر اسلام دشمن عناصر کے ہاتھ بک چکا تھا۔ اس لفظ انّیس (۱۹) کا فائدہ کس کو تھا اور کس کے نزدیک اس کی اہمیت تھی؟ میں نے اس بارہ میں تحقیق کی تو ایک بہت سادہ اور عام فہم نتیجہ سامنے آیا۔

بہائی یہودیوں کی پیداوار تھے اور میرے پاس اس کے پختہ ثبوت موجود ہیں کہ ان کو یہودیوں کی مکمل حمایت حاصل تھی اور ایک وقت آیا کہ ایران میں تمام یہودیوں نے بہائیت قبول کر لی اس وجہ سے انہیں عکّا نامی جگہ میں پناہ دی گئی جو یہودیوں کا گڑھ اور مرکز تھا۔ اور یہ درحقیقت یہودیوں کی طرف سے اسلام کے خلاف ایک

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

منصوبہ اور گہری سازش تھی جنہوں نے پہلی مرتبہ انّیس(۱۹) کے ہندسے کو انتخاب کر کے متعارف کروایا۔ کیونکہ ایرانین (Iranian) مہینے انّیس(۱۹) تھے اور مہینوں کی یہ تعداد قرآن کریم اور دوسرے صحیفوں میں بیان مہینوں کی تعداد سے مختلف تھی۔ اس لئے انّیس(۱۹) کا لفظ بہائیت کے لئے ایک مقدس لفظ بن گیا۔

یہ انّیس(۱۹) کا لفظ بہائیوں کے لیڈر کے لئے بڑا اہم تھا۔ انہوں نے اسلام کے مقابل پر انسانی ہاتھوں سے تخلیق کردہ ایک مذہب تیار کیا جس میں انہوں نے خصوصیت کے ساتھ انّیس(۱۹) کا عدد استعمال کیا لیکن یہ انّیس(۱۹) کا لفظ آخرکار جہنم میں انہیں شدید اذیت پہنچائیگا ”عَلَيْهَاتِسْعَةَ عَشَر“۔

قرآن کریم کے لئے پہلی مرتبہ نہیں بلکہ اس سے قبل بھی وہ اس انّیس(۱۹) کے عدد کو استعمال کر چکے ہیں اور ان کی طرف سے یہ دراصل اس بات کا اظہار تھا کہ اب قرآن کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ قرآن کا زمانہ تو بارہ مہینوں کا تھا اور اب انّیس(۱۹) کے ساتھ بہاء اللہ کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ ان کے تمام کیلنڈرز انّیس(۱۹) مہینوں اور انّیس(۱۹) دنوں کے ہیں اور باقی چیزیں بھی انّیس، انّیس ہیں۔ انّیس(۱۹) کا عدد مخالف اسلام سازشیوں کی طرف سے پھیلایا گیا تاکہ قرآنی حساب کے نظام کو نئی شکل دی جاسکے اور وہ اس بات کی نشاندہی کر سکیں کہ قرآن کا زمانہ ختم ہو چکا اور اب ایک نئی شریعت جاری ہو رہی ہے۔

پس یہ انّیس(۱۹) کا عدد آخرت میں دوزخ کے انّیس(۱۹) فرشتوں کی صورت اختیار کرے گا اور ان اسلام دشمن عناصر کو اذیت دینے کے لئے ۱۹ فرشتے ان پر مسلط کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تم یہ کچھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے ساتھ کیا کرتے تھے اور نئی شریعت بناتے تھے۔ پس اب انّیس(۱۹) کا مزا چکھو۔

☆......☆......☆

سوال: ”ولا طعامٌ اِلّامِنْ غسلین“۔ (الحاقہ:۳۷)۔(اور ان (جہنمیوں) کے لئے کوئی کھانا نہیں ہوگا سوائے زخموں کی دھوون کے)۔ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا جب کوئی چیز صاف کرنا مقصود ہوتی ہے تو اسے دھویا جاتا ہے۔ زخموں کا دھوون اس بیماری کے نتیجہ کا حاصل ہوتا ہے۔ پس غِسلین درحقیقت جرائم کا ماحصل اور خلاصہ ہے۔ جب آپ زخم دھوتے ہیں تو تمام پیپ اور جراثیم وغیرہ الگ ہو کر اس پانی میں جا ملتے ہیں اور وہ پانی اس زخم کی باقیات لئے ہوتا ہے۔ پس جرائم کا ماحصل غِسلین ہے اور جرم کی سزا اس جرم کا نتیجہ ہے جس طرح نعماء جنت کو مومنوں کے لئے ایک شکل دی جائے گی اسی طرح مجرموں کے جرائم کا جو قدرتی نتیجہ ہوگا وہ انہیں غِسلین کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔

بقیہ: سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا از صفحہ ۱۲

اور مکرم ڈاکٹر شہاب خان صاحب شامل تھے۔ بعد میں کرکٹ کے میچز شروع ہوئے جو کہ نماز ظہر و عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد تک جاری رہے۔

دوسری جانب اطفال الاحمدیہ کے پروگرام بھی جاری رہے جس میں صبح کے سیشن کی صدارت کے فرائض صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے انجام دئے۔ مکرم منیر احمد صاحب مربی اطفال نے تربیت کے موضوع پر اطفال سے خطاب کیا اور اطفال کے دیگر مقابلہ جات ہوئے جن میں فٹ بال، رسہ کشی، ۱۰۰ میٹر کی دوڑ اور سیک ریس وغیرہ شامل تھیں۔

اختتامی تقریب

مورخہ ۳ر اکتوبر کو سہ پہر ۴ بجے مکرم مولانا محمود احمد صاحب شاہد، امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس میں تمام اطفال اور خدام نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد اشرف جنجوعہ صاحب نے کی اور خاکسار ثاقب محمود عاطف نے حضرت مصلح موعودؓ کا دعائیہ کلام ”بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے“ پیش کیا۔ صدر مجلس مکرم فیروز علی صاحب نے مجلس کی رپورٹ پیش کی جس میں سال بھر کے مختلف کاموں کا تفصیلی ذکر تھا جو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سرانجام پائے۔ صدر صاحب نے اپنی رپورٹ میں سب اطفال اور خدام کا شکریہ ادا کیا جو اپنا قیمتی وقت اور مال قربان کر کے اس اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ بعد میں تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔ خدا کے فضل سے انعامات کی تعداد پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ انعامات (ٹرافیاں) میزوں کے اوپر قرینے سے سجائے گئے تھے جو کہ بے حد خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ خدام میں انعامات تقسیم کرنے کے لئے محترم امیر صاحب سے درخواست کی گئی تھی۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اس سال جس حلقہ یا مجلس کو علم انعامی ملا ہے اس حلقہ کے قائد یا زعیم صاحب میری طرف سے خدام میں انعامات تقسیم کریں گے۔ لہٰذا یہ شرف حلقہ الناصر (سڈنی) کے زعیم مکرم امجد حبیب خان صاحب کے حصہ میں آیا اور انہوں نے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ حلقہ الناصر اس سال کا بہترین حلقہ قرار پایا لہٰذا مکرم امیر صاحب نے حلقہ الناصر کے زعیم صاحب کو علم انعامی سے نوازا۔ اسی طرح تبلیغ کے میدان میں مجلس خدام الاحمدیہ برزبن آگے رہی۔ مال اور وقار عمل کے شعبہ میں بھی حلقہ الناصر اول رہا۔ نماز کے شعبہ میں حلقہ النور آگے رہا۔ ان حلقہ جات کے زعماء کو محترم امیر صاحب نے ٹرافیاں پیش کیں۔

اس کے بعد مکرم و محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد نے خدام اور اطفال سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات میں سے اپنے خطاب کے لئے انتخاب فرمایا تھا۔ اور امام آخرالزمان کے مبارک الفاظ میں خدام کو نصیحت فرمائی کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کو تقویٰ کے کس معیار پر دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو لے کر آگے بڑھنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری کوئی خاص دنیا نہیں ہے بلکہ سارا جہان ہمارا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیروکار ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم میں آتا ہے کہ آپ تمام جہانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں کیونکہ آپ مشرق و مغرب کے رسول نہیں بلکہ ساری دنیا کے رسول ہیں۔ آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کامل یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اس کو اپنے دل و جان میں بسائیں کیونکہ وہ برائیاں، وہ گند، جو دنیا میں ہے اگر ہم اپنے خدا کو دل و جان میں نہیں بسائیں گے تو کون ہے جو ہم کو ان سے محفوظ رکھے گا۔

محترم امیر صاحب نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے اجتماع کے جملہ انتظامات کی تعریف کی اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے یہ اجتماع ہر جہت سے پہلے سے بڑھ کر کامیاب رہا ہے اور ہر شعبہ میں نہایت عمدگی سے کام سرانجام دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے دلوں کو اب یہ تسلی ہے کہ خدا کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا اب اس مقام پر ہے کہ جماعت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا سکے۔ آپ نے اجتماع کی تزئین و آرائش کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ آسٹریلیا کو یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ اگر یہاں کی تاریکی دور ہوگی تو وہ مینارۃ المسیح سے نکلنے والی شعاعوں سے دور ہوگی انشاء اللہ۔ آپ نے اجتماع کے انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ بلاشبہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور ان کی ٹیم ہمارے شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔

بعد میں آپ نے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے آنے والے خدام و اطفال کو بھی خاص دعاؤں سے نوازا اور اس کے بعد امیر صاحب نے رقت آمیز دعا کروائی۔ اس طرح خدا کے فضل سے یہ اجتماع نہایت کامیابی سے دو دن جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوا اور خدام اور اطفال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اور اگلے سال اجتماع میں جوش و خروش سے حصہ لینے کے مصمم ارادہ کے ساتھ اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ (الحمدلله علی ذٰلك)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

بقیہ: عورتوں سے حسن سلوک از صفحہ ۹

کے لئے تیار ہو جاتی ہے اور اس سکھ کے مقابلہ میں کسی شریف عورت کے نزدیک دنیا کی کوئی اور نعمت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن اگر ایک عورت کے ساتھ اس کے خاوند کا سلوک اچھا نہیں تو خاوند کی دولت بھی اس کے لئے لعنت ہے۔ خاوند کی عزت بھی اس کے لئے لعنت ہے، خاوند کی صحت بھی اس کے لئے لعنت ہے کیونکہ ان چیزوں کی قدر صرف خاوند کی محبت اور گھر کی سکینت کے میدان میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ آنحضرت ﷺ کا یہ مبارک ارشاد گھروں کی چاردیواری کو جنت بنا سکتا ہے۔

(چالیس جواہر پارے صفحہ ۷۹)

مضمون کا اختتام میں آنحضرتؐ کی اس حدیث مبارکہ پر کرتی ہوں جو حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے جو آنحضرتؐ کے آزاد کردہ غلام تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بہترین پیسہ جو انسان خرچ کرتا ہے وہ ہے جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے یا اللہ کی راہ میں پالے جانے والے جانور کو کھلانے پلانے پر خرچ کرتا ہے یا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں اس کے شریک کار ہیں ان پر خرچ کرتا ہے۔ خدا کرے ہم ان ساری تعلیمات پر پوری طرح عمل کرنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء)

جرمنی میں دنیا بھر کے لیے سستے ٹیلیفون کی سہولت

ہم اپنے کرم فرماؤں کو مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ دنیا بھر میں کہیں بھی فون کرنا ہو تو
فون کارڈ کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں اور کم دام میں زیادہ وقت اپنے عزیزوں کے ساتھ بات کریں

(۳۴ منٹ ۳۰ مارک میں)

اسی طرح ہم جرمنی بھر میں دلچسپی رکھنے والے احباب کو سستے فون کی دوکانیں کھول کر دینے کو بھی تیار ہیں۔ ایسے احباب تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ فون کارڈ پوسٹ کے ذریعہ بھی منگوائے جاسکتے ہیں۔ ہم فون کارڈ تھوک کے ریٹ پر بھی فروخت کرتے ہیں۔

پروپرائٹر: مسعود احمد

فون: 0171-9073453 06233-480056

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت شیخ غلام نبی صاحبؓ

حضرت شیخ غلام نبی صاحبؓ چکوال ضلع جہلم کے رہنے والے تھے اور راولپنڈی میں دکان کرتے تھے۔ آپکے خودنوشت حالات جو مکرم ملک محمد اکرم صاحب نے مرتب کئے ہیں، روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۰؍مارچ ۹۹ء میں شامل اشاعت ہیں۔

حضرت شیخ صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ۱۸۹۲ء میں مَیں راولپنڈی میں تھا جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے چچا چودھری محمد بخش صاحب سیالکوٹی میرے پاس تشریف لائے اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کا ذکر کیا اور میرے دریافت کرنے پر یہ بھی بتایا کہ میرے دو پرانے جاننے والے یعنی حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بھی بیعت کر چکے ہیں۔ مجھے اس وقت بخار تھا، چنانچہ مَیں نے اُن سے درخواست کی تو وہ ایک کارڈ لے آئے اور میری طرف سے بیعت کا خط لکھ دیا، مَیں نے صرف دستخط کئے۔ اس کے بعد گھر میں اور باہر بھی شدید مخالفت شروع ہوگئی۔

جب پہلی دفعہ قادیان گیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا چارپائی پر بیٹھو۔ مَیں نے عرض کی آپ چارپائی پر تشریف رکھیں اور مَیں چٹائی پر بیٹھوں گا۔ اس پر ایک شخص نے کہا تابعداری کرو۔ پس میں چارپائی پر بیٹھ گیا۔ حضور نے ٹین کھول کر مصری نکالی اور گلاس میں ڈال کر خود ہی گھڑے سے پانی ڈال کر شربت بناکر مجھ کو دیا کہ پیئو۔ پھر روٹی کے متعلق پوچھا اور فرمایا کہ آپ نیچے گول کمرے میں آرام کریں۔ حضرت جی کے مکان میں ایک کرسی، ایک میز، ایک چارپائی، ایک چٹائی اور ایک پرانا سا بکس تھا۔ اُس وقت چند یوم وہاں ٹھہرا رہا، ہم صرف تین چار آدمی تھے۔ حضرت جی سے ''براہین احمدیہ'' مانگی۔ فرمایا کہ ختم ہو چکی ہے مگر ایک جلد ہے جس پر میں تصحیح کرتا ہوں، اس میں بھی پہلا حصہ نہیں ہے مگر پہلا حصہ تو فقط اشتہار ہے، آپ یہی تین حصے لے جائیں۔ ...... پھر مَیں وہاں سے روانہ ہو کر بھیرہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے ملتا ہوا واپس چلا آیا۔ اس کے بعد دھڑادھڑ کفر کے فتوے لگنے شروع ہوگئے۔

میرے گھر میں اٹھرا کی بیماری تھی چنانچہ میں مع بال بچے قادیان آیا کہ وہاں جاکر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے علاج کراؤں۔ ایک روز حضور علیہ السلام کچھ احمدیوں کے ہمراہ باغ میں تشریف لے گئے اور مالی سے فرمایا کہ شہتوت توڑ کر لاؤ کہ یہ سب کھاویں۔ اتنے میں میری اہلیہ خود اپنے ہاتھ سے تھوڑے سے شہتوت توڑ کر لے آئی اور حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ حضرت اماں جانؓ نے آپؑ کو بتایا کہ یہ غلام نبی کی بی بی ہاتھ سے توڑ کے آپؑ کے لئے لائی ہے۔ حضور نے اوپر دیکھا اور فرمایا ''خدا اس کو بیٹا دے''۔ مَیں شہر میں مولوی صاحبؓ کے مطب میں بیٹھا تھا کہ مولوی صاحبؓ روٹی کھاکر گھر سے آئے اور مجھے مبارکباد دی کہ اب دوائی کی ضرورت نہیں کیونکہ حضورؑ نے یہ لفظ فرمائے ہیں جو پورے ہوں گے۔ دو چار یوم کے بعد مَیں نے رخصت لی اور روانہ ہونے کیلئے حضورؑ سے مصافحہ کیا تو حضورؑ وداع کرنے کیلئے ہمراہ آئے اور جب یکہ پر سوار ہونے لگا تو فرمایا چند یوم اَور ٹھہر جاؤ۔ مَیں نے یکہ والے کے متعلق کہا تو فرمایا دو چار آنے اس کو دیدیں گے، راضی ہو جائے گا۔ چنانچہ پھر چند یوم وہاں رہے۔ پھر رخصت طلب کی کہ حضور جانے کو دل نہیں چاہتا مگر شراکت کی تجارت ہے۔......

تھوڑی مدت کے بعد لڑکا پیدا ہوا جو ڈیڑھ سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ مَیں نے حضورؑ کی خدمت میں لکھا کہ یہ لڑکا تو آپ کا معجزہ تھا۔ امید تھی کہ بڑی عمر والا اور سعادتمند ہوگا۔ تو حضورؑ نے لکھا کہ خدا نعم البدل عطا کرے، دوسرے معجزے کے منتظر رہو۔ پھر مَیں نے ساری برادری کو برملا سنادیا۔ چنانچہ پھر لڑکا کرم الٰہی پیدا ہوا۔

ایک دفعہ جب مَیں بال بچوں سمیت قادیان میں رہ رہا تھا تو آدھی رات کو دروازہ کھٹکا۔ دیکھا تو حضرت اقدسؑ ایک ہاتھ میں لیمپ اور دوسرے میں لوٹا اور گلاس پکڑے ہیں۔ فرمایا کہ ''بھائی صاحب! دودھ آگیا تھا اور مَیں آپ کیلئے لے آیا ہوں''۔

جب ''آئینہ کمالات اسلام'' چھپی تو حضورؑ نے ایک دن فرمایا کہ ان مخالفین کو تبلیغ کی جاوے مگر یہ لوگ عربی خواں ہیں اور میں اردو۔ ہاں مَیں مضمون بنا لاتا ہوں، مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب وغیرہ مل کر عربی کریں۔ جب صبح حضورؑ تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھ کو آج چالیس ہزار عربی مادہ کا علم دیا گیا ہے۔ تھوڑی سی عبارت لکھ کر لائے تو مولوی صاحبان یہ دیکھ کر حیران ہوگئے کہ ہم نے عمر عربی میں گزار دی مگر ایسی عبارت ہمارے خیال میں بھی نہیں آئی۔

جب ''آئینہ کمالات اسلام'' چھپ رہی تھی تو اُن دنوں مَیں قادیان گیا۔ جب واپس آنے لگا تو اسّی صفحہ تک چھپ چکی تھی۔ مَیں نے اس حصہ کتاب کو لے جانے کے لئے عرض کیا تو مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے فرمایا کہ جب تک کتاب مکمل نہ ہو، دی نہیں جاسکتی۔ تب حضورؑ نے فرمایا جتنی چھپ چکی ہے میاں غلام نبی کو دیدو اور لکھ لو کہ پھر اَور بھیج دی جائے گی اور مجھے فرمایا کہ اس کو مشتہر نہ کرنا، جب تک مکمل نہ ہو جائے۔

ایک دفعہ مَیں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ نماز میں آنکھیں کھول کر توجہ قائم نہیں رہتی تو فرمایا کہ آنکھوں کو خوابیدہ رکھا کرو۔

ایک مرتبہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے فرمایا کہ لوگ حضرت صاحب کو بار بار دعا کیلئے رقعہ لکھ کر اوقات گرامی میں حارج ہوتے ہیں۔ مَیں نے خیال کیا کہ مَیں ہی حضورؑ کو بہت تنگ کرتا ہوں۔ سو مَیں اسی وقت حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضورؑ ہماری ان باتوں سے تنگ آتے ہوں تو ہم انہیں چھوڑ دیں۔ حضورؑ نے فرمایا ''نہیں، بار بار لکھو، جتنا زیادہ یاددہانی کراؤ گے، اتنا ہی بہتر ہوگا''۔

جب حضرت جی کو یہ الہام ہوا کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' تو مَیں نے عرض کی حضور! وہ بادشاہ تو آئیں گے جب آئیں گے، آپؑ مجھ کو تو ایک کپڑا عنایت فرمائیں۔ اس پر حضرت صاحبؑ نے اپنا کرتہ مرحمت فرمایا۔

حضرت شیخ غلام نبی صاحبؓ نے ۱۸۹۸ء کے جلسہ طاعون میں بھی شرکت کی۔ نیز مالی تحریکات پر بھی لبیک کہا جس کی تفصیل مذکورہ مضمون میں پیش کی گئی ہے۔ آپؓ موصی بھی تھے اور ساری وصیت اپنی زندگی میں ادا کردی۔ ۱۹۲۴ء میں ہجرت کرکے قادیان آبسے اور آخری عمر تک یہیں رہے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۶؍مارچ ۱۹۹۹ء میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اپنے استاد اور سسر حضرت قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت قاضی صاحب نیروبی (کینیا) میں اپنے قیام کے دوران وہاں سیکرٹری دعوت الی اللہ تھے۔ آپ نے گلیسرین کا ایک پریس بنا رکھا تھا اور اس پر مخالفین کی طرف سے شائع ہونے والے اشتہارات کا جواب لکھ کر شائع کرتے اور تقسیم کرتے تھے۔ آپ کی تجویز پر ہی نیروبی کی مجلس عاملہ نے مرکز سے مربی سلسلہ بھجوانے کی درخواست کی اور ساتھ کرایہ بھی بھجوادیا۔ چنانچہ مضمون نگار کو وہاں بھجوایا گیا اور اس طرح نومبر ۱۹۳۴ء میں مشرقی افریقہ میں مشن کا قیام حضرت قاضی صاحب کی تجویز پر عمل میں آیا۔

حضرت قاضی صاحب بہت دعاگو، شب بیدار، جماعتی کاموں میں ممد اور بہت مستعد تھے۔ ۱۹۵۳ء میں جب آپ نیروبی کی جماعت کے صدر تھے تو مضمون نگار کی طرف سے عیسائی مشنری بلی گراہم کو بیماروں کی صحت کے لئے دعا کا چیلنج دینے کے ارادہ کا اظہار ہوا۔ آپ نے اس معاملہ میں ہر ممکن عملی مدد کی اور جرأت دلائی۔ بلی گراہم کو لکھے جانے والے خط کی نوک پلک بھی آپ نے ہی درست کی اور اس کو بھجوادیا۔ پھر جب آپ کسمّوں تبدیل ہو کر گئے تو وہاں مسجد کی تعمیر کی کوشش شروع کردی۔ آپ کی درخواست پر مقامی کونسل نے بڑی اچھی جگہ زمین دی جس پر بعد میں مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہوئے۔ سواحیلی ترجمہ قرآن کی طباعت کے وقت آپ نے قرآن کریم کا عربی متن بغور پڑھا اور اس کے پروف دیکھے۔

حضرت قاضی صاحب ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ آکر آباد ہوئے اور اپنے محلّہ کے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ صدر بھی رہے۔ بہت غریب پرور تھے۔ کسی کی تکلیف کا سُن کر خود جاکر اُس کی مدد کرتے۔ بیماروں کے لئے ہومیوپیتھک دوا ساتھ لے کر جاتے تھے۔ بعد ازاں آپ لندن آگئے۔

حضرت قاضی صاحب اپنے بعض واقعات بہت اخلاص سے بار بار بیان کرتے جن میں سے ایک وہ بھی تھا جس کا ذکر حضور انور نے آپکی وفات کا اعلان کرتے ہوئے کیا۔ حضور نے فرمایا ''۹۶ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی ہے۔ بہت پرانے صحابی تھے۔ اس بات پر فخر تھا کہ تین دفعہ میرا نام حضرت مسیح موعودؑ نے لیا۔ قاضی صاحب اس بات پر بڑے خوش تھے کہ میری تو زندگی بن گئی۔ مجھے مسیح موعودؑ نے تین دفعہ عبدالسلام کہا ہے۔ تو ساری زندگی اُن کی سلامتی کے ساتھ ہی گزری''۔

حضرت قاضی صاحب کی اہلیہ نے ۱۹۹۱ء میں آپ کی شدید بیماری کے دنوں میں خواب میں ۱۹۹۹ء لکھا ہوا دیکھا۔ اور پھر دیکھا ''جمعہ''۔ چنانچہ آپ کی وفات ۱۹۹۹ء میں جمعۃ الوداع کے دن ہوئی۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

پُر معرفت بیان

حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی سلسلہ احمدیہ میں ایک نہایت بلند پایہ اور خدا نما شخصیت ہیں۔ آپؓ کا تعلق دہلی کے شہرہ آفاق صوفی حضرت خواجہ میر دردؒ کے گھرانہ سے ہے۔ آپؓ کو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے خسر ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ ''میں اگر اس خدا کے مسیح سے تعلق پیدا نہ کرتا تو کیا ہوتا، ایک معمولی آدمی دلّی میں جس کو کوئی پوچھتا نہیں تھا۔ ایک نامعلوم الاحوال شخص جس کی کچھ قدر و قیمت نہ ہوتی۔ اب میں کئی لاکھ آدمیوں کا محبوب اور پیارا اور مکرم و معظم ہوں۔ میری بیٹی ایک قوم کی ماں ہے...... یہ دنیاوی اعزاز ہیں اور مجھے اس پیارے کے قرب کے باعث امید ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں فضل کرے گا کیونکہ یہاں کا فضل وہاں کے فضل کا نشان ہے''۔

حضرت میر صاحبؓ کا یہ بیان روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۴؍جنوری ۹۹ء میں اخبار ''بدر'' کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

12/11/99 - 18/11/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 12th November 1999
3 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Workshop No.10 (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 358 Rec: 01.12.97 (R)
02.15 Mulaqat: With Hazoor And Atfal Rec: 10.11.99
03.15 Urdu Class: Lesson No.87 (R) Rec: 12.08.95
04.15 Learning Arabic: Lesson No. 20 (R)
04.23 Our Magazine: Review of Religions
04.50 Homeopathy Class: Lesson No.80 (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Workshop No.10 (R)
07.15 Quiz: 'History Of Ahmadiyyat No: 13 (R)
07.45 Siraiky Programme: Friday Sermon Rec: 28.08.98
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.358 (R)
09.55 Urdu Class: Lesson No.87 (R)
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Hadith, Nazm
11.25 Bengali Service
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55 Darood Shareef
13.00 Friday Sermon
14.00 Documentary: "Behreen"
14.25 Q/A Session with Huzoor Rec: 27.10.99
15.30 Friday Sermon: With Hazoor(R)
16.25 Children's Corner: Class No.7 Part 2 Presentation of MTA Canada
16.55 German Service: Quran and Bible
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: Lesson No.88 Rec: 13.08.95
19.35 Liqa Ma'al Arab: Rec: 11.11.99 (NEW)
20.35 Belgian Programme: Children's Class No.8
21.10 Medical Matters: "Different Subjects" Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib
21.45 Friday Sermon: (R)
22.55 Q/A Session with Huzoor (R)

Saturday 13th November 1999
4 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Class No.7, Part 2 (R) Presentation of MTA Canada
01.15 Liqa Ma'al Arab(NEW): (R)
02.15 Weekly Preview
02.25 Friday Sermon: (R) By Hadhrat Khalifatul Masih IV
03.25 Urdu Class: Session No.88(R)
04.25 Computer For Everyone: Part 23
04.55 Q/A Session with Huzoor: Rec: 27.10.99 (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, Preview, News
07.00 Children's Corner: No.7, Part 2 (R) Presentation of MTA Canada
07.30 MTA Mauritus: Variety Programmes
08.15 Medical Matters: "Different Subjects" Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib (R)
08.45 Liqa Ma'al Arab(NEW): (R)
10.00 J/S Qadian: LIVE Address By Hazoor
11.30 Documentary
12.05 Tilawat, News, Preview
12.30 Learning Danish: Lesson No. 5
13.00 Majlis-e-Irfan: With Hazoor
14.00 Bengali Service: A taleem Class on Prayers, more,.....
16.05 Quiz: Khutbat-e-Imam From the 22nd and 29th May 1998
16.40 Hakayat-e-Sherien: Story No.4
16.55 German Service: Schule and Dann, More
18.05 Tilawat, Preview, Darsul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No: 89 Rec:25.08.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.360 Rec: 24.12.97
20.45 J/S Qadian: LIVE Address By Hazoor
22.15 Al Tafseer ul Kabir: No.63 Hosted by Munir Adilbi Sahib
22.40 Q/A Session with Huzoor and Khuddam Rec: 12.11.99 (R)
23.40 Documentary

Sunday 14th November 1999
5 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News, Weekly Preview
00.40 Quiz: Khutbat e Imam
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.360 (R)
02.10 J/S Qadian: Rec: 13.11.99
03.45 Urdu Class: Lesson No. 89
04.55 Children's Class: With Huzoor (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News, Preview
07.15 Quiz: Khutbat-e-Imam
07.35 Q/A Session with Huzoor (R)
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.360 (R)
09.40 Urdu Class: Lesson No.88 (R)
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Sinar Islam,....
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No. 147
13.10 Friday Sermon: By Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
14.10 Bengali Service: A Discussion on death of Isa, More....
15.10 Weekly Preview
15.20 Mulaqat with Huzoor and Nasrat/Lajna Rec: 13.11.99
16.25 Children's Corner: Lesson No.37 Final Part Rec: 02.09.95
16.55 German Service
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi, Preview
18.15 Urdu Class: Session No.90 Rec: 26.08.95
19.30 Liqa Ma'al Arab(New): Rec: 23.12.97 Session No. 359
20.30 Mulaqat Q/A With Huzoor Rec: 13.11.99
21.30 Dars ul Qur'an: No.11 Rec: 14.02.95
22.00 Interview: Final Part

Monday 15th November 1999
6 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: No.37, Final Part (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor (R) Session No.359 Rec: 23.12.97
02.05 Interview: Part 1
03.0 Urdu Class: Session No.90 (R)
04.20 Learning Chinese: Lesson No. 147 (R)
04.55 Mulaqat: with Huzoor and German guests
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: No.37, Final Part (R)
07.05 Dars ul Quran: No. 11, Rec: 14.02.95 (R)
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.359 (R)
09.40 Urdu Class: Lesson No.90 (R)
10.55 J/S Qadian: Concluding Address By Hazoor Khalifatul Masih IV
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.43
13.05 MTA Sports: Kabadi Rabwah vs Fasilabad From Pakistan
13.40 Short Documentary: ' About Miyyanada'
14.0 Bengali Service
15.00 Mulaqat: Q/A with Hazoor with Young Lajna Rec: 14.11.99
16.05 Children's Class: With Huzoor Class No. 38, Part 1 Rec: 30.09.95
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, Darsul Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.92 Rec: 01.09.95
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.361 Rec: 25.12.97
20.55 J/S Qadian: Concluding Address (R)
22.00 Q/A with Hazoor & Young Lajna Rec: 14.11.99
23.25 Learning Norwegian: Class No.43 (R)

Tuesday 16th November 1999
7 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No. 38 Part 1(R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.361 (R)
02.15 J/S Qadian: Concluding Address By Hazoor®
03.15 Urdu Class: Lesson No.92 (R)
04.20 Learning Norwegian: Lesson No.43 (R)
04.55 Mulaqat: With Hazoor with Nasirat (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner:Class No. 38 Part 1 (R)
07.10 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 25.05.98
08.20 Islamic Teachings
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 361 (R)
10.00 Urdu Class: Lesson No.92 (R) Rec: 01.09.95
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Swedish: Lesson No.27
13.00 Mulaqat With Hazoor With French Speaking Friends Rec: 15.11.99
14.00 Bengali Service
15.00 Tarjumatul Quran Class: with Huzoor Lesson No.47 / Rec: 29.03.95
16.10 Children's Corner: Workshop No.11
16.35 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items Part 2
16.55 German Service
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.93 Rec: 02.09.95
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.364 Rec:05.02.98
20.40 Norwegian Programme: Issue No. 13
21.00 Mulaqat With Hazoor With French Speaking Friends Rec: 15.11.99
22.00 Hamari Kaenat: Base Stations on the moon and other planets No.24
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No. 47(R) Rec: 29.03.95
23.30 Learning Swedish: Lesson No.27

Wednesday 17th November 1999
8 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.41 Children's Corner: : Workshop No.11 (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.364 (R)
02.05 Rencontre Avec Les Francophones (R)
03.05 Urdu Class: Lesson No.93 (R)
04.25 Learning Swedish: Lesson No.27 (R)
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.47 (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Workshop No.11 (R)
07.05 Swahili Programme: Muzakra Part 1
08.05 Hamari Kaenat: Stations on the moon (R)
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No 364 (R)
09.55 Urdu Class: Lesson No. 93 (R)
11.00 Indonesian Service: Silsilah Ahmadiyyat,....
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Spanish: Lesson No.14
13.05 Tabarukaat: Speech by Maulana Maalik Sb Jalsa Salana 1976
14.00 Bengali Service(NEW): Q/A with Huzoor Rec:16.11.99
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.48 Rec: 30.03.95
16.10 Children's Corner: Guldasta
17.00 German Service
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: Lesson No.94 Rec: 03.09.95
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.365 Rec:10.02.98
20.35 MTA France: Source de Lumiere
20.45 Q/A with Huzoor and Bengali Guests (R)
21.45 Duree Sameen: Programme No.6
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.48 (R)
23.30 Learning Spanish: Lesson No.14 (R)

Thursday 18th October 1999
9 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.365 (R)
02.05 Q/A With Huzoor and Bengali Guests (R)
03.05 Urdu Class: Lesson No.94 (R)
04.10 Learning Spanish: Lesson No.14 (R)
04.50 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.48 (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta (R)
07.05 Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 08.01.99
08.10 Duree Sameen: Prog No.6 (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 365 (R)
10.00 Urdu Class: Lesson No.94 (R)
11.55 Indonesian Service: Dars hadith, Nazm,.....
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.21
13.00 Q/A With Huzoor and Atfal (NEW) Rec: 17.11.99
14.00 Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor Rec:26.03.99
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.81

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 | Friday, November 12, 1999 | Issue No. 46

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے
۱۶ویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

سڈنی، برزبن، ملبورن، کینبرا، ایڈیلیڈ کی مجالس کے ۱۶۲ خدام واطفال کی شرکت

رپورٹ: ثاقب محمود عاطف۔ ناظم اعلیٰ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا ۱۶واں سالانہ اجتماع مورخہ ۲، ۳ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو مسجد بیت الھدیٰ میں اپنی بلند دینی روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔ خدام اور اطفال کے اس مرکزی اجتماع میں ۱۶۲ خدام و اطفال آسٹریلیا کے طول و عرض سے شرکت کے لئے تشریف لائے۔ بعض خدام ۱۶ گھنٹے کا طویل سفر طے کرکے اس پاکیزہ مجلس میں خدا کی رضا کی خاطر شریک ہوئے۔

اجتماع کی تیاری

خدام کے اس اجتماع کے لئے تقریباً ڈیڑھ ماہ سے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اجتماع کے جملہ امور کو احسن طریق پر چلانے کے لئے ایک اجتماع کمیٹی بنائی گئی جس میں ہر شعبہ کے ناظمین اور معاونین نے بہت محنت سے کام کیا۔ خدام و اطفال نے نہایت جوش اور جذبہ کے ساتھ وقار عمل میں حصہ لیا جس میں مسجد اور اس کے اردگرد کے حلقہ کی صفائی کی گئی۔ اجتماع کے لئے مسجد کے دونوں ہالز استعمال کئے گئے۔ خدام کے لئے بالائی ہال اور اطفال کے لئے نیچے والا ہال استعمال کیا گیا۔ دونوں ہالز کو نہایت خوبصورت بینرز اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے سجایا گیا۔ دیواروں پر مختلف رنگوں کے ربنز ستاروں کے ساتھ آویزاں کئے گئے تھے۔ سٹیج کے لئے سیاہ اور سفید رنگ کا کپڑا جو کہ خدام الاحمدیہ کے جھنڈے کا رنگ ہے استعمال کیا گیا۔ سٹیج کے عقب میں آسٹریلیا کا بڑا نقشہ تھا جس کو منارۃ المسیح سے نکلتی ہوئی نور کی شعائیں منور کر رہی تھیں۔ اس طرح سے سٹیج کی دونوں جانب پر رنگ برنگے ستاروں پر اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء گرامی ایک نہایت پیارا سماں پیش کر رہے تھے۔ غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اجتماع کی تزئین و آرائش گزشتہ سال سے بڑھ کر ہوئی تھی۔

درس قرآن و حدیث

اجتماع کے موقع پر باجماعت نماز اور تہجد بھی ادا کی جاتی رہی اور درس القرآن اور درس حدیث و ملفوظات سے بھی خدام اور اطفال مستفیض ہوئے۔

علمی و جسمانی مقابلہ جات

اجتماع کے موقعہ پر علمی اور جسمانی مقابلہ جات میں بھی خدام اور اطفال نے بہت ذوق شوق سے حصہ لیا۔ خدام کے علمی مقابلہ جات میں ۴۷ اور جسمانی مقابلہ جات میں ۲۰۰ خدام نے شرکت کی۔

مجلس شوریٰ کی میٹنگ

یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء جمعہ کی رات کو محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت شوریٰ کی میٹنگ ہوئی جس میں ہر صوبہ سے آئے ہوئے قائدین اور نمائندگان نے شرکت کی۔

تقریب پرچم کشائی

مورخہ ۲/اکتوبر بروز ہفتہ صبح ۹ بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب مسجد کے سامنے والے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم فیروز علی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ آسٹریلیا کا پرچم مکرم بشیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملبورن نے لہرایا۔ اس موقعہ پر فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے نعروں سے گونجتی رہی۔ مکرم سید فواض احمد صاحب نے ترانہ "ہیں بادہ مست بادہ آشام احمدیت" خوش الحانی سے پیش کیا۔ ان کے ساتھ ساتھ سب حاضرین نے بھی اس ترانے کو دہرایا۔ اس کے بعد اطفال کے ایک گروپ نے آسٹریلیا کا قومی ترانہ پیش کیا۔

افتتاحی تقریب

پرچم کشائی کے بعد تقریباً ساڑھے نو بجے صبح اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم فیروز علی شاہ صاحب صدر مجلس کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت مکرم احمد عمر خالد صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد صدر خدام الاحمدیہ نے خدام کا عہد دہرایا۔ مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ کلام "عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ" نہایت عمدگی سے سنایا۔ اس کے بعد صدر صاحب نے افتتاحی خطاب میں اجتماع کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ محترم صدر صاحب نے تقویٰ کے مضمون پر قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے حوالہ جات پیش کئے۔ محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ اپنی زندگیوں کے ہر پہلو میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو مدنظر رکھیں اور ان دنوں میں ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے پیش آئیں۔

صدر صاحب کے خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ کا محبت بھرا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس موقع پر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے لئے ارسال فرمایا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں فرمایا:

"سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب پر بہترین جزا کے ساتھ اپنا فضل فرمائے اور آپ کو اسلام احمدیت کی خدمت کے لئے بہترین مواقع مہیا فرمائے۔ سب احباب جماعت کو میرا محبت بھرا السلام علیکم پہنچادیں"۔

حضور انور کے پیغام کے بعد وفاقی وزیر برائے امیگریشن اور ثقافتی امور آسٹریلیا جناب فلپ رڈوک (Hon.Philip Ruddock) کے پیغام کا ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا جو انہوں نے اس موقع کے لئے ارسال کیا تھا۔ وزیر موصوف نے لکھا کہ:

"میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو اور ان تمام لوگوں کو جو اس سالانہ اجتماع میں شرکت کر رہے ہیں نیک خواہشات بھیجتے ہوئے نہایت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ میں اس اجتماع میں شرکت کے دعوت نامے پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور معذرت خواہ ہوں کہ اس موقع پر شرکت کرنے سے قاصر ہوں۔ یہ سالانہ اجتماع جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کے لئے اچھا موقع فراہم کرتا ہے جس میں آسٹریلیا کے تمام حصوں میں رہنے والے ہم عقیدہ لوگوں سے ملتے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس اجتماع میں کوئینز لینڈ، جنوبی آسٹریلیا، وکٹوریہ، آسٹریلیا کے دارالحکومت اور نیو ساؤتھ ویلز سے لوگ شرکت کریں گے۔ اس موقع پر آپ کے لئے بہت سی مصروفیات کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں جسمانی اور علمی مقابلہ جات، عام معلومات اور سوال وجواب کی محفل شامل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس موقع سے لطف اندوز ہونگے اور یہ موقع آپ کے لئے نئے دوست بنانے اور جان پہچان بڑھانے کا موجب ہوگا۔

مجھے احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے جو دعوت نامہ ملا ہے اس پر جماعت احمدیہ کا نصب العین لکھا ہوا تھا یعنی "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں"۔ یہ بہت ہی اہم اور متاثر کر دینے والا نصب العین ہے۔ یہ ماٹو ہمیں ایک دوسرے کے لئے رواداری اور مختلف لوگوں کو قبول کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جب ہم اس دنیا کے مختلف خطوں میں بدقسمت حالات کا مشاہدہ کرتے ہیں تب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ خصوصیات یعنی رواداری وغیرہ کتنی اہم ہیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم ایک ایسے ملک میں بستے ہیں جہاں لوگوں میں ایک دوسرے کے لئے اعلیٰ درجے کی رواداری کا مادہ پایا جاتا ہے اور جہاں لوگ بخوشی مختلف ثقافتیں قبول کرتے ہیں۔ اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ ان خصوصیات کا قیام ہم سے انفرادی اور اجتماعی طور پر ایک ذمہ دارانہ رویہ کا تقاضا کرتا ہے۔ میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو نوجوانوں کے اس اجتماع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری یہ خواہش ہے کہ اس اجتماع میں شمولیت آپ سب کے لئے لطف اندوز کردینے والا قیمتی تجربہ ثابت ہو"۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ اُردو اور انگریزی کی تقاریر کے مقابلہ جات الگ الگ منعقد کئے گئے۔ نماز ظہر اور عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد جسمانی مقابلہ جات شروع ہوئے جس میں رسہ کشی، لمبی چھلانگ، گولہ پھینکنا، ۱۰۰ میٹر کی دوڑ اور فٹ بال شامل تھے۔

شام کے کھانے کے بعد دینی معلومات اور بیت بازی کے مقابلہ جات ہوئے۔ سب ٹیموں نے خوب تیاری کی ہوئی تھی۔ مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے ٹیموں سے سوال پوچھے۔ آپ نے سامعین کی توجہ برقرار رکھنے کے لئے ان سے بھی سوالات پوچھے اور بعض سوالوں کے جواب کے وقت ان کی مختصر تاریخ بھی بیان فرمائی۔

مورخہ ۳/اکتوبر بروز اتوار نماز تہجد، فجر اور درس قرآن کے بعد تین ٹانگوں کی دوڑ اور والی بال کے مقابلہ جات ہوئے۔ دوسری نشست میں نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ نظم کے بعد مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ وکٹوریہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خدام کو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے اور اس کے نئے سے نئے معارف سیکھنے کی طرف توجہ دلائی اور حدیث کا علم حاصل کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب علوم کا خزانہ ہیں چنانچہ خدام کو چاہئے کہ ان کا باقاعدگی سے مطالعہ کریں۔ اس کے علاوہ انہوں نے دنیاوی علم کے حصول کی طرف بھی خدام کو توجہ دلائی اور سلسلہ کے کاموں کے لئے وقت قربان کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ مولانا قمر صاحب کی تقریر کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوئی جس میں خدام نے مختلف سوال پوچھے۔ اس سلسلہ میں پینل مقرر کیا گیا جس کے ممبران مکرم خالد سیف اللہ صاحب، مولانا قمر داؤد صاحب مکرم ڈاکٹر اسلم ناصر صاحب

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔